

جمال و حلال صابر

لئے

مختصر سوانح حیات قرۃ العین رضیٰ قطب المشائخ زین الائمہ والعلماء
مفتی الاجلۃ والالتقیاء علماء الملتہ والدین حضرت سید مخدوم
علاء الدین علی احمد صابر کلیری نور اللہ مرقدہ

مؤلف

مولانا سیماں صدیقی الوارثی اکبر آبادی

جکو

ایس۔ غفور بخش و خواجہ بخش تاجران کتب نے اپنے

ایکٹر ابو العلائی پریس آگرہ میں چھپوا کر

بموقع عرس شریف ۱۳۳۵ھ بطور تبریک انتساب ہزاروں کی
تقداد میں بلا قیمت تقسیم کیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تہذیب

کسی بزرگ کی سوانحی لکھنے کا مقصد صرف یہ نہیں ہوتا کہ لوگوں کو حالات زندگی کی اطلاع ہو جائے بلکہ اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ پڑھنے والے اُن حالات کی نصیحت و عبرت اور ہدایت حاصل کریں۔ دنیا کے اسلام میں اکثر و بیشتر ایسے جلیل القدر بزرگ تھے جس جگہ حالات زندگی میں پیش قدمی و پیش رو شہر کے سابق رئیس انہیں میں سے ایک حضرت خواجہ علاؤ الدین احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ میں اخذ آپ کے مقدّمہ کو پیشہ تدریس کے اُردو پریس لیسے اولیاء اللہ کے کارناموں کی اشاعت ایک حد تک لاہور ہے۔ اور یہ ایک بڑی شہادت ہے۔

جیب ہمارے اور ہمارے بچوں کے سامنے بزرگان اسلام کے حالات نبیوں کے تو وہ اپنی زندگی اور روحانی اصلاح کے لئے کوئی نمونہ اور کوئی شاہراہ عمل کس طرح پیدا کر سکتے ہیں اس ضمن میں جناب شیخ خواجہ بخش مالک المیکرک الوالدانی پرنس گرہ کی کوششیں قابل مبارکباد ہیں کہ ان کے پرنس میں اکثر بزرگان دین اور اہل اللہ کی سوانح بیان ملجائی ہیں اور وہ اس سلسلہ میں برابر اضافے کرتے چلا جاتے ہیں اس وقت جبکہ حضرت مخدوم صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کے مرنے کے بعد روز بانی رہ گئے ہیں مجھ سے

کہا گیا ہے کہ میں آپ کے نہایت مختصر سوانح بہت جلد مکمل بنائیں اور شائع کروں لیکن ان مختصر سوانح میں ایک غیر شیعہ وحدت و طریقت کے حالات کا سامنا ہوا جس جگہ کو ذرا دیر میں بند کرنا ہو۔ بہ حال مجھے اس کی ترتیب کیلئے صرف دو دن مل گئے اور اس میں جو کچھ مجھ سے ہو سکا حاضر کر دیا۔ اسکے بعد انشاء اللہ بڑی سوانح عمری ہی پیش کی جائیگی۔ میں اس صحیفہ مبارک اگر مختصر ہو حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری قدس سرہ العزیز کے نام نامی پر منون کرتا ہوں تاکہ آپ کے فیض باطنی سے اس ناچیز تالیف کو عظمت مستقل آملی ہو۔

سیماب

صدیقی لکھنؤ اشرف آبادی

۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

آگرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تہذیب

قدوة المتوكلين ذمة العارفين سيد الاوليات والاصفياء حضرت خواجہ مخدوم علاؤ الدین علی رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز حضرت ہندستان میں تعارف ہیں بلکہ غیر دلائیوں میں بھی آپ کے جلال کی عظمتیں شہرت پذیر ہیں آپ کے فیض ظاہری و باطنی جس طرح آپ کے زمانہ حیات ظاہری میں عام تھے اسی طرح بعد اصال ہی اُن سے دنیا مستفیض و مستفید ہو رہی ہے۔ کلیر خوجہ برہمچاری اور شرک بدعات کا مرکز تھا آپ کے طفیل سے آج کلیر خوجہ بننا ہوا اور نازرین و معتقدین کے سبب حقیقت قبول کر رہا ہے اور اسلام کے جبروت و جلال کا اظہار ہو کر رہا ہے۔ ہر قوم کے بے تعصب حضرات کشان کشان آپ کے روضہ مبارک پر حلیے ہیں۔ مرادیں پاتے ہیں اور اسلام کی عظمت و عظمت کا اعتراف کرتے کرتے چلے آتے ہیں خذ لک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء اللہ فاعلم انک فاعلم ایسے دربار سے جب کوئی خالی نہیں تاؤ کیا جب ہر خاکسار دولت ہی آپ کے فیض روحانی سے برکت امداد پرست کے الفاظ و لہجہ ہیں اور یہ اقرار سپر قلم کا اگر مراد پوری ہوگی تو انشاء اللہ خاکسار ہی اگلے برس حاضر دربار ہو گا اور استاد صدق صفا سے جہاں کی خاک بھی خاک شفا سے کم نہیں ہے جو جی ہنوی فیض حاصل کر لگا انشاء اللہ تعالیٰ

آنکہ خاک را بنظر کمیاب کنند
آیا بود کہ گوشہ چشمی بجا کنند

ولادت باسعادت

حضرت خواجہ مخدوم صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت کی خبریں پڑے پڑے اکابر اسلام نے بہت پہلے دیدی تھیں۔ چنانچہ امام مہر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے اونٹ الاظم شیخ محی الدین جلالی قدس سرہ العزیز نے اپنی اپنی

قصائف میں وہ بشارتیں اور اشارات درج فرمائے ہیں جن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافتِ رشیدیہ اہمیت خواہجہ و صوفیہ کو روزِ ازل ہی تفویض ہو چکا تھا۔ اور اپنی ولادت کے اخبار دینا تمام ادبیاں اللہ کو پہلے سے معلوم تھے اکثر کتب میں یہ حالات لکھے ہوئے ہیں اس فقرہ کتاب میں نہیں شرح و بسط سے لکھنے کی گنجائش نہیں۔

بہر حال اپنے بیٹے ہزاروں سال بعد حال کیا تھا تاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ ہجری مطابق ۱۳۳۰ھ عیسوی جمعرات کو مسجدِ کبوتر محلہ کتان کے ایک چھوٹے سے گھڑوں کیوٹوال میں نزول فرمایا۔ اپنی ولادت کی تاریخ بعض کتابوں میں ۱۰ ربیع الاول وقت صبح اربعہ بعض میں ۱۱ ماہ شعبان ۱۳۳۰ھ ہجری درمیان غریب عشا لکھی ہے مگر یہی روایت صحیح سال کی ولادت معتبر اور صحیح معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے کہ عالمِ رویا میں حضورِ کریمؐ کی منات عید السلام والصلوٰۃ نے ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کی اولاد میں خواجہ محمد دوم صاحبِ بکھیری رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور ۱۳۳۰ھ ہجری میں ہوگا۔

صاحبِ برقِ جلالؑ فرماتے ہیں کہ جب محمدؐ صاحب کی ولادت کا زمانہ قریب آیا تو حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ نے خواب میں بھی والدہ ماجدہ کو بشارت دی کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کا نام علی رکھنا۔ اسکے بعد حضورِ سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے بشارت دی کہ اپنے بچہ کا نام احمد رکھنا۔ چند روز کے بعد حضرت خضر علیہ السلام نے عالمِ ظاہر میں آپ کے والد ماجد سے فرمایا کہ اے عبد اللہ تمہارے یہاں جو بچہ پیدا ہو تو اس کا نام رکھنا۔ اسی کا لقب علاؤ الدین ہوگا۔ لہذا ان تمام بشارتوں کا خلاصہ آپ کا اسمِ بابر علیؑ والہین علیؑ احمدؑ رکھا گیا۔

بعد ولادت آپ بھڑی نامی دایہ کے سپرد کئے گئے۔ دایہ نے جو ازل کے سیراقہ کو ہاتھ لگایا۔ تمام جسم میں خارش ہونے لگی اور بدن سے آگ سی نکلنے لگی۔ وہ ڈری غور کیا تو معلوم ہوا کہ بے وضو تھی۔ اپنے دل میں بہت ناام ہوئی۔ وضو کیا۔ اسکے بعد آپ کو گود میں لیا تو بالکل صحیح و تندرست تھی۔

خداوندِ صاحب نے جب اپنی نظر جلالِ شرفِ جانبِ بالا ڈالی تو چھت شش ہو گئی آسمان نظر آتا تھا آسمان کے چند ابرو کے ٹکڑے سرخ آئے۔ جسم مبارک کو سس کیا۔ اور واپس چلے گئے۔ دفعتاً تمام مکان روشنی اور خوشبو سے معمور ہو گیا۔ اور تمام شہرِ مقدس کی بھینی بھینی خوشبو سے مٹکنے لگا۔ اکثر اولیاءِ روادِ بال اپنی زیارت

کے لئے تشریف لائے۔ اور حضرت ابوالقاسم گرگانی رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کے مکان پر آپ کے دیکھنے کو آئے۔

ایامِ ضاعت کے حالات

آپ ایک روز دودھ پیتے تھے اور دوسرے روز ترکِ غذا فرماتے تھے۔ دوسرے کے بعد آپ نے خود بخود دودھ ترک کر دیا۔ اور جو یا چنے کی روٹی تھوڑی تھوڑی کمانے لگے۔ سب سے پہلے ۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ کو دوشنبہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے جب آپ سو کر اٹھے تو آپ کی زبان خود بخود کھل گئی اور آپ نے بہ آواز بلند فرمایا ”لا موجود الا اللہ“۔

اسکے بعد آپ راتوں کو بہت کم سوتے تھے۔ اور جو وقت سوتے تو سوتے چونک پڑتے تو اللہ کی آواز آپ کی زبان سے بیجا نکل جاتی تھی۔ اور چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا۔

یہاں تک کہ جب عشرِ شریف سات سال کی ہوئی تو ریاضت و اطاعت آپ میں مصروف ہو گئے۔ روزے رکھنے لگے۔ اکثر آٹھ آٹھ پہرے بعد تھوڑا سا پانی پی کر روزہ افطار فرماتے اور رات کو زمین پر لیٹر کر کے آرام فرماتے۔

عالمِ طفلی کے تصرفات

ہنوز آپ صمدِ ابد میں تھے کہ آپ سے خوارقِ عادات کا ظہور ہونے لگا۔ چنانچہ ایک دن صبح کثرتِ جبکہ آپ کے والد ماجد بعد نمازِ مراقبہ میں مشغول تھے ایک سانپ اوپر سے نیچے گرا۔ بعد مراقبہ دیکھا کہ نہایت عیب سانپ پڑا ہوا ہے۔ مگر درمیان سے دو ٹکڑے ہے۔ آپ نے والدہ ماجدہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ بیٹے اسی کے واقعہ کے مطابق ابھی ایک خواب دیکھا ہے علیؑ احمدؑ کہ ہے تھے کہ اب ہمارے خاندان میں کیسکو سانیہ نہ کھائے گا اور اگر سروہ اتفاق سے کھائے گا تو اس پر زہر کا اثر ہوگا کیونکہ میں نے بچہ خدا سانپوں کے سزا کے دو ٹکڑے کر دیے ہیں۔ اور تمام روئے زمین کے سانپ مجھ سے

عہد کرتے ہیں کہ ہم آپ سے نسبت رکھنے والوں کو کبھی نہ ستائیں گے۔

نسب نامہ شریف

حضرت خواجہ سید علاؤ الدین علی احمد ابن سید عبد اللہ ابن سید فتح اللہ ابن سید نور محمد ابن سید احمد ابن
سید غیاث الدین ابن سید بہاؤ الدین ابن سید داؤد ابن سید محمد اسماعیل ابن سید امام ناطق ابن سید امام جعفر ابن
ابن سید امام باقر ابن حضرت امام زین العابدین ابن سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام ابن مولانا شمس الدین ابن سیدنا
آپ کی والدہ ماجدہ بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت بابا شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی منبرہ
تھیں اس طرح حضرت بابا صاحب علیہ الرحمۃ کا شجرہ نسب بھی گویا آپ کا شجرہ نسب ہے۔ آپ کے والد ماجد
حضرت غوث الاعظم شیخ محمد الدین جیلانی قدس سرہ العزیز کے پوتے تھے۔

آپ کے والد ماجد کا شجرہ نسب

حضرت سید عبد اللہ ابن حضرت شاہ عبد الرحیم ابن عبد السلام ابن شاہ سیف الدین ابن عبد الوہاب ابن
غوث الاعظم میران محمدی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ابن ابو صالح ابن سید عبد اللہ حبیبی ابن سید محمد بن عبد
ابن سید محمد مورشاہ ابن سید داؤد ابن سید موسیٰ جوہر ابن سید موسیٰ ابن سید عبد اللہ بن سید حسن متقی
ابن سید امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن حضرت علی اکرم اللہ وجہہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نسب نامہ

حضرت بی بی ہاجرہ بنت حضرت محمد جلال الدین شاہ ابن حضرت شیخ محمد شعیب ابن شیخ سلطان احمد
ابن سلطان محمد یوسف ابن احمد یوسف ابن شیخ محمد اکبر ابن احمد یوسف شاہ ابن شہاب الدین علی بن
فتح شاہ باؤشاہ کامل ابن شیخ نصیر الدین ابن خواجہ عبد اللہ سلیمان ابن خواجہ سعید ابن خواجہ عبد اللہ عظیم
ابن خواجہ عبد اللہ واعظ اکبر ابن خواجہ ابو الفتح شاہ ابن خواجہ محمد اسحاق شاہ ابن سلطان ابراہیم بادشاہ بن

ابن احمد ابن ناصر شاہ ابن برہن شاہ ابن شاہ بدیع الدین ابن سلطان منصور ابن سلطان ابو الحجاز ابن
ابن ابو القاسم محمد اصغر ابن ابو الحسن محمد عبدالرحمن ابن محمد ناصر شاہ ابن عبداللہ راکف ابن محمد باقر ابن
امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

وہ و پاک پٹن شریف

آٹھ سال تک حضرت مخدوم صاحب علیہ الرحمۃ نے علوم ظاہری و باطنی کی تعلیم اپنے گھر میں ہی دی جب کہ
والد ماجد کا انتقال ہو گیا تو آپ کی والدہ آپ کو ساتھ لیکر پاک پٹن شریف تشریف لائیں حضرت بابا زین الدین
گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے۔ نہایت التفات سے پیش آئے اپنی بہن سے کہا کہ آپ بھی دو تین
برس نہیں قیام کریں۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ کی تعلیم پہ شروع ہو گئی۔ اور آپ عظیم صوری و مبنی
کا اکتساب کرنے لگے۔ حضرت بابا صاحب فرماتے ہیں کہ تین برس میں علاؤ الدین علی صاحب نے اس قدر علوم ظاہری
نجد سے سیکھ لئے کہ دوسرا لڑکا چھ سال میں سیکھتا۔

بیعت

مخدوم صاحب علیہ الرحمۃ ۲۰ شعبان ۱۰۰۰ھ کو پاک پٹن شریف پہنچے۔ اور ۱۰ شعبان ۱۰۰۱ھ کو حضرت بابا صاحب
نے عالم رویہ میں حضرت شاہ سیف الدین ابن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ کو جو آپ کے جد امجد تھے دیکھا وہ فرماتے تھے
کہ تم صابر کو تمہارا سپرو کرتے ہیں۔ تمہیں ان کے پیڑ پخت بنو۔ چنانچہ ۲۰ شعبان ۱۰۰۱ھ کو بعد از اسال بعد نماز
عصر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو شرف بیعت سے سرفراز فرمایا۔ تاؤے مشغال کشمش اور بیٹے
ہوئے چنے اور دوسو رطل مٹی کھجوریں تقسیم کی گئیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ اس وقت تک پاک پٹن شریف میں موجود تھیں۔

والدہ ماجدہ کی رخصت اور نگر خانہ کی خریدت

بیعت کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے حضرت بابا صاحب ہرگز جانے کی اجازت چاہی اور کہا کہ ہاں علی علاؤ الدین

یتیم ہے میں اسے تمہارے سپرد کرتی ہوں۔ دیکھو یہ بھوکا نہ رہے میں بارہ برس کے بعد انشا اللہ تعالیٰ تو اسکی شادی کا بھی انتظام کروں گی حضرت اقدس بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دونوں باتیں سنیں اور تبسم فرمایا۔ پھر مزید اطمینان کے لئے مخدوم صاحب کو بہن کے سامنے بلایا اور کہا کہ ”صبح سے فقراؤ مساکین کو تم نو لنگر تقسیم کیا کرو۔ لنگر خانہ کل سے تمہارے سپرد ہے“ یہ سنکر آپکی والدہ ماجدہ کو تسکین ہو گئی اور آپ خوش خوش ہر بات تشریف لے گئیں۔

لنگر کی تقسیم اور نظم و اوقات

۲۶۔ شوال سنہ ۱۲۸۵ھ کو تقسیم لنگر کرنے کی خدمت آپ کو تفویض ہوئی۔ لنگر خانہ کا صرفہ محض آخان سردار مرغش ضلع خراسان پہنچاتا۔ اور یہ لنگر خانہ ۵ محرم سنہ ۱۲۸۵ھ سے جاری تھا۔ آپ دن میں دو مرتبہ لنگر تقسیم کیا کرتے تھے صبح نماز اشراف پڑھ کر لنگر تقسیم کرنے کیلئے حجرہ سے باہر تشریف لایا کرتے تھے اور پھر حجرہ کا دروازہ بند کر کے شام تک مشغل نوی میں مشغول رہتے۔ شیش نوری آپ کو حضرت بابا صاحب ملقین فرماتا تھا۔ پھر شام کو بعد نماز عصر لنگر تقسیم کرنے کیلئے حجرہ سے باہر تشریف لاتے لنگر تقسیم کرنے کے بعد یہ آواز بلند دعا کے نوری پڑھتے اور پھر حجرہ میں تشریف لیجاتے۔

دعائی نوری

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَ نُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَ نُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَ نُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَ نُوْرًا فِيْ بَشْرِيْ وَ نُوْرًا فِيْ كُلِّ وَ نُوْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَ نُوْرًا فِيْ عِيْلَتِيْ وَ نُوْرًا فِيْ بَيْتِيْ وَ نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَ نُوْرًا عَنْ يَمِيْنِيْ وَ نُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَ نُوْرًا مِنْ قُوْتِيْ وَ نُوْرًا مِنْ نَحْوِيْ وَ سَلِّمْ حَقَّاهُ

ایفاظ میر شریکی تائید اسی

لنگر تقسیم کو آپکی خدمت حضرت خواجہ مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کامل بارہ سال تک انجام دی۔ اور گوشت و یا مامون صاحب یہ قصہ نہ تھا کہ وہ دو کچہ نہ کھائیں مگر مرشد کے منہ سے لفظ لفظ الفاظ میں چونکہ یہ حکم شریک نہ تھا اسلئے

آپ نے پاس ارشاد میں یہاں تک اطاعت و اجتناب سے کام لیا کہ بارہ برس تک ایک دن بھی نہ چکھائیں نور ہی آپکی غذا تھی۔ اور نور ہی آپکی قوت تھی۔ تمام مستحقین لنگر خانے سے اپنا حق دونوں وقت پاتے تھے مگر آپ ذرا بھی نہ کھاتے تھے کیا ٹھکانہ ہے اس مجاہدہ کا اور کیا حد ہے اس تعمیل ارشاد کی۔

شروع جذب

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ارزوی قعدہ مستحکم کو مجھ کے دن مجھے بدرجہ مکلف شغفہ معلوم ہوا کہ علی الحدیث میں گریہ و زاری کر رہے ہیں میں خیال تحقیق ایک دن جب وہ اپنے مجھ میں غائب ہو گئے تو انکے ہمراہ چلا گیا۔ اور دریافت کیا کہ فلاں روز تم گریہ و زاری کر رہے تھے اسکا کیا سبب تھا کیا تمہیں کوئی تکلیف ہے۔ عرض کی حضور کے اقبال سے تکلیف تو کچھ بھی نہیں مگر مجھ سے قوت سلوک دور ہو گئی ہے۔ اور امام ہوا ہے کہ کوئی شخص بجز اولیاء اللہ اہل بحال الذی کے تیرے پاس نہ آئے گا۔ اور مرتبہ سلوک جذب اور استہلاک کے باعث کم جان تو میں غلبہ جذب کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ بابا صاحب یہ سنکر غاموش ہو گئے اور حجرہ سے باہر تشریف لے آئے۔

اظہار جذب

حضرت بابا صاحب قدس سرہ العزیز اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ ۱۲ محرم الحرام سنہ ۱۲۸۵ھ میں وقت ذوال میر سالہ لڑکا نعیم الدین مخدوم صاحب کے حجرہ کے دروازہ میں جھانکے لگا مگر آپ کے جذب کی تاب نہ لا سکا۔ اسی وقت خون ڈالا اور جان بچی ہو گیا۔ پھر تاریخ ۱۳ صفر سنہ ۱۲۸۵ھ بروز جمعہ میرا دوسرا لڑکا فرخیش جسکی عمر ایک سال تھی اتفاق سے مخدوم صاحب کے حجرہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے بیٹھ گیا۔ اس کے مسامات سے خون جاری ہو گیا اور وہ بھی غافل علیہین ہوا۔ پھر تاریخ ۱۴ صفر سنہ ۱۲۸۵ھ بروز دوشنبہ دوسرے واقعہ سے صرف ۱۳ روز کے بعد میرا سبب بڑا لڑکا عزیز الدین جسکی عمر ۱۲ سال تھی حضرت مخدوم صاحب کی لہجہ اجازت لنگر خانے میں چلا گیا اور بھنڈاری سے کہا کہ لنگر تقسیم کرنے کے بعد اوقات سم بھنڈاری نے ہر چند منع کیا کہ یہ کام تو حضرت مخدوم صاحب کے سپرد ہے آپ آجیں مست اندہ اری مگر میرا عزیز الدین نے جہاں بیا کہ یہ میرے باپ لنگر ہی تھیں منع کر دیا کیا حق ہے بھنڈاری خاموش ہو گیا اور ایک حصہ چھپا کر رکھا میرا عزیز الدین

۱۔ لنگر تقسیم کرو یا اور وجہ یہی جبراً ابو القاسم سے جین کر تقسیم کرو یا۔ اور اگر میں اگر اپنی والدہ واجدہ کما کہ روز قیامت لنگر تقسیم کرتے تھے آج سب نے اپنے ہاتھ سے لنگر تقسیم کیا تو سب کی والدہ واجدہ یہ سنگم گواہ لگیں اور فرمایا یہ کام تم نے کچھ اچھا نہ کیا خدا بڑھ کر ہے حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے مقبرہ وقت چچہ جبر سے باہر تشریف لائے اور ابو القاسم سے کما کہ لنگر تقسیم کیلئے لاؤ۔ ابو القاسم سارا واقعہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا لنگر کچھ بھی باقی نہ رہا عرض کی کئی کچھ نہیں آپ کو حصہ آیا اور آپ نے فرمایا اگر عزیز الدین ابھی باقی ہوئے عزیز الدین اپنی والدہ واجدہ سے لنگر کچھ تو حصہ لے کر آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے اور ان کی روح فوراً قفسِ حشری سے پرہیز کر گئی۔ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت میں نے بھی کما کہ غلطی عزیز الدین کی تھی۔ وہ دیکھوں ان کی خدمت مقبرہ میں نہیں ہوا۔ اس نے جیسا کیا ویسا پایا۔

خطاب "صابر" کے کاتب

علیہ السلام اللہ ابراہیم کے ذریعہ مجھ و صاحب کی والدہ ماجدہ نے یہ واقعات سنے تو انہوں نے صبر و سکوت اور وہ نصرت کی
 لئے ہر اچھے کام کا پابن شریف تشریف لائیں۔ بچوں کا پر سادہ واقعات پر اظہارِ انفس کیا پھر مجھ و صاحب کی بیوی بچوں
 دیکھا تو عجیب حال تھا نہایت کمزور تھا تو ان پر گئے تو بچہ پوست و استخوان جسم پر گشت بانی نہ تھا مانتا جوش میں
 آئی۔ بیٹھے کا ہاتھ پکڑا۔ بابا صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ کہا بھائی دیکھو تو میرے بچے کی کیا حالت ہو گئی ہے معلوم کیا
 ہوتا ہو کہ بچے میں لگی ہوں غلاؤ الدین انہ کو خدا قلعہ نہیں ملی میں تم سے محبت کہ گئی تھی کہ میرے بچے کے کماٹے پٹنے
 کا خیال رکھنا۔ تمہارے لنگر خانہ سے سیلکڑوں مرہوٹ دو نوں وقت اپنا بیٹ بھرتے ہیں کیا ایک تیم بچے کیلئے جو
 تمہارا ہاتھ ہی ہو تمہارے لنگر خانہ میں گنجائش نہ تھی؟ حضرت بابا صاحب اپنی بہن کی یہ محبت آمیز باتیں کو فرمایا
 بہن مجھے تمہارا بچہ نہایت عزیز ہے۔ بیٹے تو تمہارے سامنے لنگر خانہ کا پورا انتظام ان کو سپرد کر دیا تھا میں نہیں کہہ سکتا کہ
 وہ بچہ کماٹے پٹنے سے کیوں محروم رہے۔ مجھے خود حیرت ہے۔ سلطان الاولیاء حضرت محمد و صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے
 جب یہ لنگر گواہی تو نہایت ادب کے انداز میں کہ بیشک حضور نے لنگر خانے کا انتظام خاکسار کے سپرد کر دیا تھا لیکن حکم
 صرف تقسیم طعام کا تھا۔ کماٹے کا حکم نہ تھا۔ میری کیا مجال تھی کہ میں انہی حکم ایک دانہ بھی اس امانت کا اپنے نصرت
 میں لاتا۔ حضرت بابا صاحب یہ سنکر جوشِ محبت سے لبریز ہو گئے۔ اور محمد و صاحب علیہما رحمۃ اللہ کے دربارِ استقلال

سے جو آپ نے کامل بارگاہِ بریں تک دکھایا تھا، پیچھے موڑ کر دے اور فرما لے "صابر تو نے میرے صبر کو اپنے دلیں تک پہنچا
اسلئے میں نے حیرت انگیز صابر" رکھا۔ آج سے تو دونوں عالم میں صابر کے لقب سے پکارا جائیگا۔" چنانچہ اوس روز
سب آپ کو صابر کہنے لگے۔ اور آپ اسی نام سے دیارِ دہشت میں آج تک مشہور ہیں۔

کیفیتِ عفت

حضرت محمد صابر علیہ الرحمۃ کی والدہ ماجدہ نے ایک دن حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں آپ کی
وضو خدیج بیگم عن شریفہ کو علاء الدین علی احقر کیلئے لگاتی ہوں۔ یہ عقیقہ بی بی خاتون کے لہن سے تھیں جو
سلطان غیاث الدین کے لہن سے تھیں حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صابر کو اپنے خدیج
فرصت نہیں۔ وہ شادی کے قابل کہاں ہو۔ آپ کی والدہ بولیں کہ خیر یہ وجہ تو نہیں ہے لیکن شاید تم ایک بچہ
کے بیٹیم بچہ کو اپنی لڑکی دینا نہیں چاہتے۔ یہ سن کر حضرت بابا صاحب مسکرا کر خاموش ہو گئے۔ مہن کی دلچسپی منظور
افتی ۲۱ سوال ۱۱ ص ۱۱۱ کو بدھ کے دن نماز مغرب سے پہلے حضرت صابر کا نکاح خدیج بیگم کے ساتھ چھپا دیا
آپ کی والدہ ماجدہ بھی خوش ہوئیں۔ رات کو آپ کے خجروں میں چراغ روشن کر دیا۔ اور عروس کو حجر میں پونچھا دیا
خدیج بیگم نہایت ادب کیساتھ دست بستہ کھڑی رہیں۔ جب آپ نماز تہجد سے فارغ ہوئے۔ تو ان پر
نظر ڈال گئی۔ پوچھا تم کون ہو؟ عرض کی آپ کی بیوی، نکیز اور غلامہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ خدائے تعالیٰ تو
لا شریک ہے اُسے زوجیت سے کیا کام! امتحان میں سے ایک آگ پیدا ہوئی اور خدیج بیگم جگر رہ گئیں۔
آپ کی والدہ ماجدہ کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ تو آپ جیہ رنجیدہ ہوئیں اور حضرت صاحب نے بحالت
غصہ فرمایا کہ وہ بیٹا ماموں کی بیٹی کے ساتھ یہ سلوک! اب میں بابا صاحب کو کیا جواب دوں گی۔ آپ نے
عرض کی اماں جان میرا کیا قصور ہے۔ مہر تو ہر وقت قدرت انہی سے جذب طاری رہتا ہے۔ اس حادثہ سے
آپ کی والدہ بہت ملول ہوئیں۔ اکثر علیل رہنے لگیں اور بالآخر مہر محرم الاحرام ۱۱۱۱ بروز جمعہ اس
دار فانی سے رخصت ہو گئیں۔ حسب ابوالقاسم مجتہد اری نے آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات کی اطلاع
آپ کو دی تو آپ پر حالت استغراق طاری ہو گئی۔ آپ فوراً اپنے خجروں میں تشریف لے گئیں۔ اور کال ۹ برس

تک حجرو سے باہر تشریف نہ لائے۔ اللہ اکبر اس استغراق اور محویت کا کیا ٹھکانہ ہے۔

تقویٰ و خلافت

جب حضرت خواجہ سید محمد دوم علاؤ الدین علی اصمد برحمتہ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ حضرت بابا فرید گنج شکر قدس سرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ایک عرصہ دراز تک موجود رہے رضاعت صوفیہ منویٰ میں کمال کی وجہ تک پہنچ گئے تو ہاروی الحجہ کو اتار کے دن بعد نماز عصر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو نعمت ارشاد و خلافت سے مشرف فرمایا۔ اپنی کلاہ آپ کے سر پر رکھی اور نمائندہ سبز اسبے ہاتھ سے باندھا۔ جبٹ بھنا یا بھڑا عرصہ صابیا لہ اور صلی اعطا فرمایا اور ولایت نامہ لکھ کر دہلی رہنے کیلئے حکم دیا۔ اور یہی فرمایا کہ تم پہلے ہانسی جاؤ۔ وہاں حضرت شیخ جمال الدین قطب ہانسی سے اٹھ لائے نامہ پر مہر لو۔ اور پھر دہلی چلے جاؤ محمد دوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اب بجا لائے اور تعمیل ارشاد میں فوراً سرگرم ہو گئے۔

جمال و جلال

صاحب ہر الاقطاب لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ جمال ہانسی علیہ رحمۃ حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اقل تھے۔ آپ جب کسی کو منہ خلافت دیتے تھے تو کہہ دیتے تھے کہ اس سند پر شیخ جمال کی مہر کر لاؤ یہی حکم حضرت محمد دوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہوا تھا۔ غیاثچہ آپ بسواری چند دل پاک ٹپن شریف سے ہانسی پہنچے۔ اور اسی حالت میں قطب صاحب کی خانقاہ شریف میں داخل ہو گئے۔ شیخ ہانسی نے آپ کا پرچہ پیش استقبال کیا بعد مجلس میں بٹھایا۔ اور خوب خاطر مدارات کی۔ نماز مغرب تک لے ساتھ چڑھی۔ اس کے بعد حضرت محمد دوم صاحب نے ولایت نامہ پیش کیا اور اپنے آئنے کا سبب بتایا اندھیرا ہو چکا تھا۔ اس لئے شیخ جمال ہانسی نے فرمایا کہ اب تو آرام فرمائیے انشاء اللہ تعالیٰ الصبح ولایت نامہ پڑھ کر مہر کر دوں گا۔ مگر آپ نے چراغ نہ لگائے پراصر کر دیا۔ چراغ آیا۔ جواہریت تیز تھی۔ بار بار

بٹھا۔ پھر جلال یا پھر شجہ گیا۔ یہ حال دیکھ کر اُس کی نقاب جلال کو جوش آ گیا۔ اپنی انکشت مبارک کچھ پڑھ کر کچھ انگلی ذرا مشعل کی طرح ضیا افروز ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کیا اب یہ چرخ بھی ہوا بجا دیگی۔ شیخ جمال ہانسی نے یہ جلال دیکھا تو فرمایا کہ اگر طبعیت کا یہی پوشش ہے تو اہل دہلی کا خدا حافظ ہو۔ تم تو انہیں ذرا سی دیر میں جلا کر خاک کر ڈالو گے۔ وہ لوگ تمہارے اس جوش جلال کی تاب نہیں لاسکتے۔ یہ کہا اور خلافت نامہ آپ کے ہاتھ سے لیکر فوراً چاک کر دیا۔ حضرت محمد دوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ضبط نہ ہو سکا آپ نے فرمایا میں سلسلہ ترا بریریم یعنی میں نے آپ کا سلسلہ قطبیت چاک کر ڈالا۔ جمال و جلال میں جو بقوت یہ مجاہدہ ہو رہا تھا حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز مغرب کے لئے وضو فرما رہے تھے۔ آپ نے کچھ سکوت کے بعد فرمایا کہ دین کے دو پہلو اون میں باہم جنگ ہو رہی ہے خدا خیر کرے۔ کچھ دن کے بعد حضرت محمد دوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لائے اور تمام ماجرا حضرت بابا صاحب کو سنایا۔ حضرت بابا صاحب نے فرمایا کہ ”پارہ کردہ جمال را فرید نتوان دوخت“ یعنی جمال کے پہاڑے ہوئے کو فرید نہیں سی سکتا۔ پھر پوچھا تم نے ہی کچھ کہا تھا۔ عرض کی جی ہاں میں نے کہا کہ تم نے میرا خلافت نامہ پہاڑا ہے میں تمہارے سلسلہ کو پہاڑے ڈالتا ہوں۔ پوچھا اول سے یا آخر سے۔ عرض کی اول سے۔ فرمایا خیر گذشت۔ ہلام کے دو پہلو اون کا وار خالی نہیں جاتا۔ ایسا ہی ہو گا مگر تمہارے سلسلہ میں ایک قطب پیدا ہو گا اور تمہارے مرید کی دعا سے قطب ہانسی کا سلسلہ پھر قائم ہو جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت برہان الدین حضرت جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور ان سے حضرت قطب جمال ہانسی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ جاری ہوا۔

ورودِ کلید شریف

جب حضرت محمد دوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر شریف ۸۵ سال کی ہوئی۔ تو حسب نشانے اندر حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو دوبارہ خرقہ خلافت اور سند ولایت دیکر جاتے ہوئے روانہ کیا۔ ۵۰ ہادی الحجہ ۸۵۷ کو پیر کے دن آپ روانہ ہو گئے۔ آن دنوں میں کلید قیام الدین بن اودین

غائب تھا۔ اور تبرک نامی ایک شخص قاضی کلیر تھا۔ کلیر شریف میں اسلام پہلے ہوئے ۸۸ سال گذر چکے تھے۔ الغرض، بادجو درادو دور و دراز کے اسبم اعظم اور نصرت باطنی کی مدد سے آپ صرف ایک روز میں ۱۶ روزی الحجہ ۱۲۵۷ کو بعد نماز ظہر داخل کلیر شریف ہو گئے۔

کلیر شریف میں علانِ امامت

پہلی مرتبہ حضرت مخدوم علاؤ الدین علی احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کلیر کی مسجد جامع میں تشریف لائے اور وعظ فرمایا۔ شیخ بہاؤ الدین اور جمال روغن گرنے اور اُس کے ساتوں بیٹوں نے حاضرین سے آپ کا تعلق کر لیا۔ وہ ہزار آدمی موجود تھے۔ مگر کسی نے بیعت نہ کی۔ دوسرے دن بعد نماز فجر آپ پھر مسجد جامع میں تشریف لائے۔ اوسوقت قریباً ہزار آدمی موجود تھے۔ آپ نے وعظ فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں اپنے پیروم شد قدوۃ العارفين امام المتصوفين حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا امامت و خلافت لیکر مہمان آیا ہوں۔ اور اس بین دلیل سے تعلیم طریقت کرتا ہوں۔ مگر تبرک کا سلسلہ جو قاضی شہر تہا یزید پلیدی سے ملتا تھا۔ وہ بہلا سادات کی کامیابی کیوں چاہتا۔ اُس نے لوگوں کو بھکا دیا۔ اور رئیس کلیر کو آپ کے درود کی اطلاع دی۔ تمام کلیریں آپ کی شہرت ہو چکی تھی۔ مگر تبرک بھی چاہتا تھا کہ کسی طرح آپ کے قدم یہاں نہ جھنے پائیں۔

اظہارِ کرامت

۱۹۔ ۱۵ ذی الحجہ ۱۲۵۷ کو قیام الدین زہوان رئیس کلیر خود مسجد جامع میں مع اراکین آیا۔ بعد نماز آپ سے ملا۔ اور کہا میں نے سنا ہے آپ سلطان الاولیا اور قطب الاقطاب ہیں اگر یہ صحیح ہے اور آپ کا دعویٰ صادق ہے تو بتائے میری بکری حرمزین تین مہینے سے کہاں غائب ہو اُس کا رنگ سبز تھا۔ قد و راز تھا اور وہ بہت خواہورت بکری تھی۔ اگر آپ نے اُس کا

صحیح پتہ بتا دیا تو بہم اہل کلیر آپ کی امامت ولایت اور قطبیت تسلیم کر لیں گے حضرت مخدوم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دھننا جوش میں آکر فرمایا ”زہوان کی بکری کمانے والے حاضر ہوں“۔ بجز اس صاحب کے ۱۲ آدمی شہر کلیر سے گہرائے ہوئے آپ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا تم نے قیام الدین کی بکری کمانی ہے۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ حضرت نے کچھ اور پتے دئے مگر وہ انکار ہی کرتے رہے۔

آخر آپ نے زہوان سے کہا کہ تم اپنی بکری کا نام لیکر پکارو۔ زہوان نے حرمزہ مکر بہ آواز بکری کو پکارا۔ فوراً ان لوگوں کے پیٹ میں سے جڈا جڈا آواز آئی کہ میرا اتنا اتنا حصہ فلاں فلاں شخص کے پیٹ میں ہے۔ نصف شب کو ان لوگوں نے مجھے ذبح کیا میرا گوشت بونکر کھایا اور میری ہڈیاں چلو صد رقی میں ڈال دیں۔

یہ کرامت و لیکلہ میر زہوان نے آپ کی قطبیت کا اقرار کیا۔ مگر تبرک نے اُسے پھر بھکا دیا کہ یہ شخص جاوگر معلوم ہوتا ہے۔ اسکی باتوں میں نہ آئیے در نہ تمام سلطنت بر باد ہو جائے گی غرض کہ چند مرتبہ اس طرح مکر و حیل سے اُسے بغضیت کر دیا اور وہ بھی کہنے لگا کہ بیشک آپ جاوگر ہیں۔ آپ مسکرائے اور فرمایا کہ احمد شد آج جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صنعت اس عاصی سے بھی ادا ہوئی۔ یہ مکر آپ اپنی قیام گاہ کو تشریف لے آئے۔

غیر مؤلف کہتا ہے کہ شیطان ہر زمانہ میں ادلی الامر لوگوں کے پاس وزارت و ریاست کے لباس میں رہا ہے۔ فرعون حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خدا ایمان لے آتا مگر ہمان نے اُسے کچھ ایسے مکر و فریب میں مبتلا کیا کہ آخر گمراہ ہو گیا۔ اور اس گمراہی سے مرنے وقت تک نجات نہ پائی۔ اسے طے بوجہل اور بولانب نے معجزات رسالت کو چا دو اور سحر سے تعبیر کیا۔ اور دنیا سے بغیر لذت و ایمان رخصت ہو گئے۔ تبرک بھی انہیں لوگوں کی یادگار تھا۔ وہ ایک قطب وقت ایک ولی کامل اور ایک سلطان الاولیا کی موافقت اور متالعت کس طرح کر سکتا تھا۔ یزید پلیدی کے خون کا کوئی قطرہ اسکی کسی گ میں ضرور باقی تھا۔ جو اُسے حق و باطل میں تمیز

کرنے سے روکنا تھا۔ پہلے سے یہ خوف ہی تھا کہ اگر حضرت محمد مصباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سکہ جگایا تو میں بیک بینی دود و گوشش یہاں سے الگ کر دیا جاؤں گا۔ اور میں نے اپنی شقاوت و ثقیافت کا جو طبع چڑھا رکھا ہے یہ اس آفتاب معرفت کے پرتوں سے فوراً اوجھل جائے گا۔ اسلئے اسکی جاہ طلبی اور دنیا دوستی نے ہزاروں پھلوں اختلاف کے سکھا دئے۔ اور چونکہ وہ مدت دراز سے زامون کی نگاہوں میں سما یا ہوا تھا اسلئے زامون پر فتح یاب ہو گیا۔ ورنہ اگر نو ایمان سے اس کا بدل منور ہوتا اور وہ حضرت کی بیعت کر لیتا تو ابھی تو حرمہ کی آوازیں ہی پیٹ سے آئی تھیں حرمت خود کلن تو حید چڑھتی ہوئی اور حضرت محمد مصباح کی قطبیت کی گواہی دیتی ہوئی ہر شخص کے پیٹ سے باہر نکل آتی۔ **وَلَا يَكْفُرُ بِالْظَّالِمِينَ إِلَّا خَسَافًا**

اتمامِ محبت

جب اہل کلمہ قاضی تبرک کے بڑھکاسے سے راہ راست پر نہ آئے تو آپ سے تمام واقعات اور قاضی کے اختلافات کا حال لکھا کر اپنے پیرو مرشد کی خدمت میں پاک پٹن شریف بھیج دیا حضرت بابا صاحب علیہ الرحمۃ نے خدا کا شکر کیا کہ باوجود اس الفاظ مخالفت کے حضرت محمد مصباح رحمۃ اللہ علیہ کے جلال میں جو شش نہ آیا۔ اور فوراً ایک فتویٰ قرآن و احادیث نبوی سے اقتباس کر کے قاضی تبرک کے نام بھیج دیا۔ علیم اللہ ابدال وہ فتویٰ لیکر کلیہ آئے اور قاضی کو دیا۔ قاضی نے اسے پڑھ کر چاک کر دیا۔ اور اسکی پشت پر لکھ دیا کہ ہم ہمارے فرستادہ کی امامت تسلیم نہیں کر سکتے۔ یہاں کی امامت صرف ہمارا حصہ ہے اور آپ کا قول ہمارے لئے قابل یقین نہیں ہے۔ علیم اللہ ابدال یہ چاک شدہ فتویٰ حضرت محمد مصباح رحمۃ اللہ علیہ کے پاس لائے۔ آپ نے اسے بوسہ دیا سر پر رکھا اور علیم اللہ ابدال سے فرمایا کہ قاضی سے کہہ دینا تم نے میرے مولائے کتبہ کو چاک کیا جو اسکی سزا میں ہے تم تمام اہل شہر کے نام مع کلیہ کے لوح محفوظ سے مشاوتے ہیں۔

غرض کہ آپ سے دو چاک شدہ فتویٰ پھر ایک در خواست کیساتھ اپنے پیرو مرشد کے پاس بھیج دیا

حضرت بابا صاحب نے جب یہ چاک شدہ فتویٰ دیکھا تو آپ کو رنج ہوا اور آپ نے پھر ایک خط زموان رئیس کلیر شریف کے نام لکھا کہ اے زموان خدا نے تجھے کلیہ کا والی اور محمد مصباح علیہ السلام کو کلیہ کا ولی مقرر فرمایا ہے۔ تو ابھی عزت و وقعت کراہی میں نہیں ہے اسلئے بہتری پر در نہ تاقیامت لپٹائی اٹھائی پڑیگی کمال نبی اور اولاد علی کے مقابلہ میں تمہیں کیسا امانت خدا تعالیٰ عقل پر بعد ختم نامہ اپنی تھر لگائی اور علیم اللہ ابدال کو دیا کہ لویہ صابر کو دیدینا۔

علیم اللہ ابدال پاک پٹن شریف کو پھر کلیر شریف آئے اور زموان کے دربار میں پہنچے جہاں سے عائدین شہر و رعلی اور قاضی شہر وغیرہ بھیجے ہوئے تھے۔ رئیس شہر نے پوچھا تمہیں پاک پٹن شریف کیسے چھوڑا۔ کہا میں ظہر کی نماز حضرت بابا صاحب کے ہمراہ پڑھی تھی۔ اور عصر کی نماز حضرت محمد مصباح کے پاس پڑھی مگر لوگ تعجب کرنے لگے کہ اتنا دور دراز اسنے چند گھنٹے میں کیسے طے ہو گیا مگر انہیں کیا معلوم کہ مردان کا رالہی جبریل کی طرح دیا میں آتے جاتے ہیں۔ ایک ہی خدا دل کو مختلف اشخاص طریقت میں دو چار جگہ رکھ لیتے ہیں۔ اور یہ اس مرد خدا کا تصرف باطنی ہوتا ہے۔

الغرض زموان نے وہ خط پڑھا۔ موثر ہوا مگر تبرک سے مشورہ لینا ضروری تھا۔ اسے مشورہ لیا تو اسنے پرتوید کی اور مخالفانہ گفتگو کر لیا۔ کہنے لگا یہ سب آپ کی ریاست چھیننے کی تدبیر ہیں کج امامت کا دعویٰ کیا جا رہا جو کل ریاست سچہ کرنے کی دھمکی دیکھا گئی۔ آپ تو اسے چاک کر کے اور اسکی پشت پر لکھ دیجئے کہ جیسا ہو گا دیکھا جائیگا۔ ہم تعمیل ارشاد سے قاصر ہیں زموان اپنی ریاست کے زعم اور قاضی شہر کے ہرکا۔ نے میں تھا۔ جیسا اس نے کہا نامہ چاک کر کے لکھ دیا۔ اور علیم اللہ ابدال کے حوالے کیا۔

ابدال صاحب یہ چاک شدہ نامہ ہی لیکر محمد صفا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ کو اس سے نہایت حد مرہ ہوا۔ ایک عرضی فوراً بابا صاحب کو لکھی کہ حضرت تقیہ نہیں غفلت میں ہو واقعات آپ کے سامنے ہیں۔ اگر حضرت تقیہ غفلت میں تو فقیر کی بیاری طول پڑ جائیگی اور علیہ مشکل ہو جائیگا۔ آئندہ جیسا حضور ارشاد فرمایا ہے فقیر بسر نہ فرمے بجا لائیگا۔ یہ عرضی آؤدہ چاک

شدہ نامہ علیہ السلام ابدال کو دیکر پاک پٹن شریف بھیج دیا۔
جب یہ خط حضرت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہمتیں پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ الحمد للہ محبت تمام
ہوئی۔ اس کے بعد جواب میں مخدوم صاحب کو لکھا کہ ”بحکم خدا کو غرض دلالت کلیہ تمہاری
بکری جو چاہے اسکا گوشت کھاؤ۔ یا دودھ پیو“
جب یہ جواب حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا تو آپ نہایت خوش
ہوئے۔ خدا کا شکر کیا اور آپ کو گوشت اطمینان ہو گیا۔

جلال صابری

۹ محرم الحرام ۱۲۵۳ھ کو جمعرات کے دن بدھ ناصیح حضرت خواجہ مخدوم سید علاؤ الدین
علی احمد صابری رحمۃ اللہ علیہ نے انتقام الہی اور جلال فقر کے اظہار تھیہ کر لیا۔ حرز یانی
شریف حرز مرتضوی اور سلطان الادرا کو بہ ترکیب قیومی روحی تلاوت فرما کر زمین کی
طرت دم کیا۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ زمین نے جنبش کی۔ کچھ دیر کے بعد ایک
زلزلہ پھرا آیا۔ باشندگان کلیر کہنے لگے۔ اور نہایت خائف ہوئے۔ دوپہر کے وقت
پہر ایک زلزلہ آیا۔ اب تو زمان بہت گھبرا یا فوراً قاضی تبرک کو طلب کیا اور کہا تبرک
میر زمین کلیر پر بار بار زلزلے آ رہے ہیں۔ یہ تو قہر الہی کی علامت ہے تمام شہر میں ہل چل
مجھی ہوئی ہے۔ ہر شخص حیران پریشان ہے۔ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مخدوم صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے غیض و غضب کے اظہار کا آغاز کر دیا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم تباہ ہو جائیں
ان سے اپنے قصوں کی معذرت کرنی چاہیے۔ مگر تبرک ایک حیلہ باز شخص تھا وہ اب بھی اپنی
مکاری پر قائم رہا۔ اور کہنے لگا کہ یہ سب عمل سحر کا اثر ہے۔ مخدوم صاحب سحر سے ڈرانا
چاہتے ہیں۔ ہمارے پاس اسکا جواب موجود ہے ہم مردانہ دار ان کا مقابلہ کریں گے۔ جنگ
نصرت جادو گر کی یہاں بڑی صاحب کمال ہو آئے ملایے وہ ابھی آپ کا اطمینان کر دی
ادس وقت زمان کے دربار میں چار سو بادن سردار اور کئی علماء موجود تھے۔ چنانچہ حیلہ بانی کی

دعا کی زمران نے اس سے کہا کہ کیا ایسے زلزلے سحر سے بھیجے جاسکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ آپ
نہیں اگر آپ حکم دیں تو میں بھی زلزلے پیدا کروں۔ زمران نے کہا اچھا دیکھا دیکھنے
بارہ مرتبہ زمین کو جنبش دی کر دو جنبش صرناہل دربار کو محسوس ہوئی ابالیان شہر نے اسے
محسوس نہ کیا۔ اس لئے کہ وہ جنبش حقیقی طور پر زمین کی نہ تھی بلکہ خیالی تھی جس طرح نظر بندی یا
شعبہ باز طرح طرکی حرکتیں کرتے ہیں۔ اور وہ سب عارضی ہوتی ہیں ان کا کوئی حقیقی اثر نہیں تھا
ماہم زمران کو یقین آ گیا کہ یہ زلزلے محض جادو کے اثر سے تھے۔ اور اس کا دل سے خون نائل ہو گیا۔

مسجد کلیر کی تباہی و جلال الہی

دوسرے دن جمعہ تھا۔ اہل شہر زلزلوں سے تو خائف ہی تھے۔ بہ تعداد کثیر مسجد جامع میں
جمع ہوئے۔ زمران بھی قاضی اور اپنے ہمراہیوں کیساتھ آیا۔ حضرت مخدوم صابر صاحب علیہ الرحمۃ
ابدال انصار کیساتھ ردق افروز ہوئے۔ اور امامت کے منصب پر تشریف فرما ہوئے۔ جب
زمران وغیرہ سب آگئے اور مسجد میں قریباً ۱۵۰۰ ہزار آدمیوں کا جمع ہو گیا تو حضرت مخدوم صاحب
کھڑے ہو کر پھر فرمایا کہ اگر اب بھی تم لوگ خوف خدا سے ڈرو۔ اور میرا کنا مان لو تو بہتر ہو ورنہ
پھر خیر نہیں۔ قیامت تک ایشیان ہو گے اور قیامت کبدن بھی مغفرت نہ ہوگی۔ مگر تبرک
کڑا کر بولا ہمیں بار بار آپ کیوں تنگ کرتے ہیں ہم آپ کے پیچھے ہرگز ہرگز ناز نہ پڑیں گے
آپ نوراً مصلیٰ چھوڑ دیجئے۔ اور سحر و طلسم جو کچھ کرنا چاہتے ہیں سب کچھ ہماری ہمتی انتقام کر لیا
حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت سادہ سادگی سے مصلیٰ چھوڑ دیا۔ اور صحن مسجد میں تشریف
لے آئے وہاں بھی دشمنوں نے آپ کو جگہ نہ دی۔ جب کہیں جگہ نہ ملی تو آپ مسجد جامع کی سیڑھیوں پر
تشریف فرما ہوئے۔ زمران اور اس کے ہوا خواہ آپ کی اس ظاہری شکست کو اپنے دل میں نہیں
نازاں اور خوش تھے مگر انھیں معلوم نہ تھا کہ یہ خوشی بہت ابدی نام سے بدلنے والی ہے۔ غم
ناز شروع ہو گئی جب سب لوگ رکوع میں گئے۔ تو حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے زمین

مسجد کو حکم دیا کہ توجہ کو کھینچ کر بس یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے نکلتے ہی تھے کہ مسجد ایک لڑکے کے ساتھ کوح میں آگئی یعنی گڑھی۔ تمام شہری زمین لڑنے لگی۔ قیامت برپا ہو گئی۔ اور تہارین آدمی مسجد میں دیکر رہ گئے۔ آپ نے فرمایا یا ہونے لگے کہ یہ لڑکے کھینچ کر شہر میں انفرادی مٹی ہوئی تھی۔ اور حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے انصار و اصحاب کے ساتھ تھے کہ اللہ تعالیٰ اسے جمال حیدر شریف شیرستان جبال صابر و مخدوم قطب الدلیا حسان فرید بخشش پاتا تھا نظر نہیں خد کا انتقام شیر کی صورت چہرہ دیکھا اور دیر اندہ تھا اک اشارہ میں کیا کلیر کی مسجد نے رکوع دشمنوں کی کشتی جہاں پھنس گئی گرداب میں کیسی گرم آنکھوں سے دیکھا تھا اسے مخدوم اک جبال قبرز جہیں ہزاروں جنتیں چشم صابر میں تھی اسے یہ جانتا کہ یہی بھی

کلیر کی آتش فشاں

ابھی حضرت مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کا جمال کم نہ ہوا تھا۔ گو تمام زمین کلیر شہری ہوئی تھی مگر آپ کا جمال بدستور قائم تھا۔ چنانچہ آپ نے بعض لوگوں سے جو آپ سے عقیدت رکھتے تھے کہ یہ لڑکے کلیر بارہ کوں دھڑکے جادو۔ اس کے بعد ہر امر اور ہر شے کے ساتھ ان کے دل نمازی کے لیے جو مخدوم تھا۔ اس کے کھڑے ہوئے ہاں اب آپ کا روضہ مبارک پر نور ظہور کیا اسے آگ کلیر کو چاروں طرف بارہ بارہ کوں تک خاک سیاہ کر دے۔ یہ فرما کر آپ سے گور کے درخت کی ایک شاخ دست مبارک سے تمام لی۔ بارہ اس کے منے سے پیچ کر آگ کلیر سے ہو گئے۔

سید سے ہاتھ کی انگشت شہادت کھڑی کی۔ مٹی بند کر لی اور قلب کے برابر ہاتھ لاکر آسمان کی طرف دیکھا۔ کچھ دیر عالم استغراق میں رہے پھر اسی جگہ جا کر دفن افراد ہوئے جہاں اب آپ کا روضہ مبارک ہے۔ کچھ دیر کے بعد آنکھیں کھولیں غضب آلود نظریں زمین پر پڑیں خود آستان قدم کے فاصلہ سے آگ پیدا ہوئی اور جیتی جاتی گئی۔ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ گور کے درخت کے پاس تشریف لائے اور پتہ بچاؤ قہر میں ہڑالی۔ زمین سے پھر آگ پیدا ہوئی۔ غرض کہ مانتے نہ میں چہ نہ ہزار تیرہ چار سانس کے بعد چار رو تک برابر آگ نکلتی ہے۔ بارہ بارہ کوں تک کوئی چیز ایسی نہ تھی جو صل غمی ہو۔ صحت ایک گور کا درخت اور ایک درخت چہرہ فانتہ کا آشنا تھا۔ آپ کی جائے قیام اور چند اور مقامات جنہیں آپ بچانا چاہتے تھے محفوظ رہے باقی بارہ کوں کی حد میں جتنے چہرہ ہند درخت مکان اور جو کچھ تھا سب جھلک خاک سیاہ ہو گیا۔ یہی وجہ رہی کہ ذوالجلال والا کرام۔

جبال صابر کی دربارہ فریدی میں اطلاع

سکون جبال کیلئے جہاں کی حرکت

کلیر بیان ہو گیا۔ کوسوں عالم ہو نظر نہ لگا۔ وہ سر بلند ایوان وہ تیرہ ان کے نوح پر در محل آتش کے نایاک قہر سب خاک ہو گئے۔ حضرت مخدوم صابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم تھیں درخت گور کی شاخ تھا کھڑے رہتے تھے۔ آنکھیں بند تھیں۔ عالم استغراق و محبت طاری تھا۔ نہ کھانسی بڑا نہ بانی کی خواہش نہ تھی کوئی طالب یار کیسے تھا جس نے نیا وانیہا کو بھولے ہوئے اپنے ماحول کو فاسکے ہوئے جلو توں کو خلو توں سے بدستے تھے باخو کو بنگل تھے ہوئے دریاؤں میں آگ لگا ہے ہوئے خاموش اور منتظر کھڑا جو اس حالت میں ایک مدت گذری آخر اس کی اطلاع حضرت ابائنا رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی۔ آپ کی محبت میں جوش آگیا۔ فرمایا کوئی ہو جو میرے صاحب کو بٹھا اسے حاضر میں رہا جبال صابر ہی کہہ دو افواج من چلے تھے سب

خاموش ہو گئے۔ خواجہ شمس الدین ترک علیہ الرحمۃ دست بستہ کھڑے ہوئے اور عرض کی حضور ارگ اجازت ہو تو خادم اس کا عظیم کو انجام دے۔ مگر انعام کیا لیا گیا۔ فرمایا جو صابر کو بٹھا دیکھا وہ صابر ہی کو انعام میں پائے گا۔

خواجہ شمس الدین ترک علیہ الرحمۃ اس عظیم کیلئے پاک بطن شریف سے روانہ ہو گئے جب کلیر شریف پہنچے دیکھا کہ خادم صاحب علیہ الرحمۃ استغراق و محویت کے عالم میں بدستور کھڑے ہیں۔ گو لڑکی ایک شاخ ہاتھ میں تھام رہی تھی اور ہر طرف عالم سکوت طاری ہو۔ شیر نبتان جلال اور ضمیمہ صحرائے کمال کے تصنیف ایک عجیب ساں پیدا ہو رہا جو جلال صابری نے پاس جانیلی اجازت نہ دی مگر خواجہ ترک علیہ الرحمۃ نے دور ہی سے قرآن مجید کی کچھ آیتیں تلاوت کرتی شروع میں آپ نہایت خوش الحان تھے۔ اور آپ کے لہجہ کلام میں ایک عجیب لہجہ اور گداز تھا۔ پھر آہستہ آہستہ قرآن کریم کی تلاوت۔ جسکے لئے خداوند جل جلالہ کا یہ دعویٰ ہو کہ اگر ہم اسے پہاڑوں پر نازل کرتے تو خوفِ الہی سے پہاڑ لرزے لگتے ان عرشی آوازوں نے خواجہ خادم رحمۃ اللہ علیہ کے جلال کی شان بدل دی۔ اور آپ کا استغراق کچھ کم ہونے لگا۔ تلاوت جاری تھی کہ آپ نے آنکھیں کھولیں۔ خواجہ ترک نے بغیر حال کا مشاہدہ کیا تو خدا کا شکر بجالائے اور احیاناً کلام شریف کی تلاوت سے رک گئے۔ اس خاموشی نے حضرت خادم صابر رحمۃ اللہ علیہ کو بچھین کر فرمایا کہ اے رب العزت کلام کچھ اور سننا۔ خواجہ ترک نے نہایت رسی آواز میں عرض کی حضور کا ارشاد سر آنکھوں پر لگا خادم سفر کی تکان سے واماندہ ہو۔ اب کھڑا نہیں ہوا جاتا فرمایا بیٹھ جاؤ۔ عرض کی۔ بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ حضور کھڑے رہیں اور خادم بیٹھ جائے۔ فرمایا اگر تم بیٹھ جائیں تو پھر خدا کی باتیں تم ضرور سنائو گے۔ عرض کی خادم کو کب عذر ہو سکتا ہے یہ نہ سکر حضرت خادم صاحب علیہ الرحمۃ بیٹھ گئے خواجہ شمس الدین ترک قدس سرہ العزیز اپنی اس فتنہ ناز سے نہایت مسرور ہوئے اور ہنسیکے ہر آہنی دلکش لہجہ میں کلام الہی سناتے لگے۔ حضرت خادم صابر رحمۃ اللہ علیہ نہایت خوش ہوئے۔ اور آپ کو بچھین کر کہیں ہوئی آپ نے فرمایا

تم ہر وقت ہمارے ہی پاس ہا کرو۔ چنانچہ خواجہ ترک وہیں رہنے پہنچے۔ اس کے بعد حضرت خادم صاحب علیہ الرحمۃ کا دستور تھا کہ ہفتہ عشرہ کے بعد سب سے بڑے یا گوروں سے روزہ افطار فرمایا کرتے تھے۔ جب خواہش ہوتی حضرت شمس آپ کیلئے کچے گولہ بال لیا کرتے تھے۔ جمدن حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ آپ سے لئے کو آئے ہیں اس روز البتہ گوروں میں نمک بڑا تھا۔

المنقصر حضرت خادم صابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ کو مدد کیا۔ خرقہ خلافت دیا۔ اور فرمایا کہ شمس تو میرا بیٹا ہے۔ بیٹے پروردگار عالم سے سچے مانگ لیا ہے۔ میرا سلسلہ تجھ سے جاری ہو گا اور قیامت تک رہے گا۔ چنانچہ یہاں ہی ہوا۔ اللہم زدو فروز۔

خوارقِ عادات

ہوتا یہ ہے کہ جب ایک مقرب الہی ریاضت و مجاہدہ کی انتہائی منزل میں طے کر کے معرفت و حقیقت کا آشنائے کامل ہو جاتا ہو تو اس سے قدرت الہی خوارقِ عادات کا ظہور کرتی ہے مگر یہاں تو ہم حال تھا کہ روز ولادت ہی سے ہر بات خرقِ عادت تھی۔ یہ جو کچھ اب تک لکھا گیا۔ سب کچھ خرقِ عادت ہی سے متعلق ہے۔ لہذا حضور خادم صاحب علیہ الرحمۃ کی حیات مقدس کو سراپا خرقِ عادت سمجھنا چاہیئے۔ چونکہ اب ابتداء ہی سے فتائی الذات تھے اسلئے خوارقِ عظمیٰ کا صدور و ظہور ابتدا ہی سے ہوتا رہا اور اب تک کہ آپ کے وصال کو ۶۶۵ سال یا سات صدی کا زمانہ گزر چکا ہے آپ کے خرقِ عادات برابر بطور میں آ رہے ہیں۔ زائرین و متقصدین جو کچھ آپ کے وسیلہ کو مانگتے ہیں خدا ضرور دیدیتا ہے۔ یہ خرقِ عادت انہیں تو اور کیا ہے۔ تاہم آپ کی حیات میں ایسی ہزاروں کرامتیں صادر ہوئیں کہ جتنے انضباط کیلئے پورے

دنہ کی مزدورت ہے اکثر وہ مبارک پر شیر دیکھے گئے ہیں جو کسی کو نقصان نہیں پہنچاتے۔ اور عالم محبت میں بڑے رہتے ہیں۔ آپ کے روح مبارک پر ہر قسم کے لوگ آتے ہیں۔ لیکن جو شخص ذرا بھی بدعتی کرتا ہے وہ فوراً اپنی سزا کو پہنچ جاتا ہے۔ بعد رحلت ابھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال اس قدر باقی تھا کہ کوئی بدعتی آپ کے مزار مقدس کے اوپر ہو کر پروا نہ کر سکتا تھا۔

حضرت کمال شاہ مراد آبادی سے نقل ہے کہ میں ایک مرتبہ روح مبارک پر حاضر ہوا اور شب کو مسجد میں غلات ڈال کر سورہا۔ رات کو جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ ایک شیرنی مسجد کے دروازہ میں بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا بچہ بار بار میرا غلات کھینچتا ہے شیرنی اسے اپنی طرف کھینچ لیتی ہے، وہ کہتے ہیں میں نے یہ تماشہ رات بھر دیکھا۔

ایام غدر کے بعد ایک فوجی افسر نے ایک چھپ سے خانقاہ پران کا شیرٹھ میں حاضر ہوا اور جڑا پہنچنے اندر جانے لگا۔ خادم درگاہ نے روکا کہ چوٹا آنا رکھ اندر جائے مگر اسے ایک منہ سی۔ یکایک اس کے پیٹ میں درد شروع ہوا۔ آخر وہ ڈولی میں بیٹھ کر واپس ہوا مگر کب تک پہنچے ہوئے تھے مر گیا۔

حضرت شاہ ظہیر الرحمن صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک سوداگر دہرہ دن سے سہارنپور گھوڑے بیچنے کیلئے جا رہا تھا اٹھائے سفر میں حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ میں بھی حاضر ہوا۔ اذیت مانی کہ اگر یہ میرے دونوں گھوڑے ایک ہزار روپیہ میں فروخت ہو جائیں تو میں یہاں آکر نیاز کی دیگ پکاؤں۔ ایک چور بھی وہیں موجود تھا جس نے سوداگر کے گھوڑوں کو مار لیا تھا۔ اس نے بھی منت مانی کہ اگر ان گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا میرے ہتے چڑھ جائے تو میں نیاز کی دیگ پکا کر نذر کروں۔

ایک کی دوسرے کو مطلق خبر نہ تھی۔ سوداگر اپنے دونوں گھوڑے لیکر روانہ ہو گیا

ناگماں رڑ کی اور سہارنپور کے درمیان راستہ میں رات کے وقت ایک گھوڑا چوری گیا۔ سوداگر سخت پریشان ہوا ہر چند تلاش کی مگر پتہ نہ ملا۔ مجبوراً وہ ہی ایک گھوڑا لیکر سہارنپور پہنچا۔ اتفاق سے اسی روز کلکتہ صاحب سہارنپور کا گھوڑا امر گیا تھا۔ اُن کو یہ گھوڑا پسند آگیا۔ اور ایک ہزار روپیہ دیکر سوداگر سے ایک گھوڑا خرید لیا۔ منت پوری ہوئی تو نیاز دلانے کیلئے اتفاق سے وہ دونوں شخص ایک ہی دن صاف دربار ہوئے۔ ایک نے زرے کی دیگ پکائی دوسرے نے پلاؤ کی۔ فاسحہ کے وقت دونوں کی ملاقات ہوئی۔ ایک نے دوسرے سے نیاز دلانے کا سبب پوچھا۔ جب انکشاف حال ہوا تو دونوں دنگ رہ گئے۔ جس نے متا جبران ہوا کہ یہ عجیب ماجرا ہے۔ دونوں کی مراویں خد نے عجیب یقہ سے پوری کیں۔ مگر چونکہ لوگ اس واقعہ سے حیران تھے لہذا معاملہ میرے سامنے پیش ہوا۔ میں نے ہی تعجب کیساتھ اس واقعہ کو سنا۔ چور سے کہا تو یہ کر اور سوداگر سے کہا اس کا قصہ سماعت کرنے۔ غرض کہ مزار پر جا کر دونوں کیلئے دعا کے خیر کی اور دونوں خوش خوش اپنے گھر روانہ ہو گئے۔

جس زمانہ میں حضرت مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر عالم استغراق طاری تھا اور حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کے سوا آپ کے پاس کوئی نہ ٹھہر سکتا تھا۔ ایک برات دہلی کو جاتی ہوئی آپ کی خانقاہ شریف کے پاس سے شور و غل کرتی ہوئی گذری خواجہ شمس الدین ترک علیہ الرحمۃ نے ہر چند انھیں خاموش گزرنے پر مجبور کیا مگر وہ خوشی کے متوالے نہ مانے۔ جب مخدوم صاحب فریضہ نماز ادا کرنے کیلئے عالم استغراق سے باہر آئے تو پوچھا شمس یہ شور و غل کیسا ہے۔ عرض کی حضور ایک برات دہلی جا رہی ہے۔ اسی کا شور و غل ہے۔ ہر چند میں نے منع کیا مگر کوئی سنتا ہی نہیں فرمایا انھیں قید کر لو۔ عرض کی حضور کس طرح قید کروں۔ فرمایا یہ پیالہ جو تمہارے سامنے رکھا ہوا ہے اٹھ دو۔ پیالہ کا اٹھنا تھا کہ بارات اپنا راستہ بھول گئی

ہفتوں تک اسی جگہ میں سرگرداں رہی مگر منزل مقصود کا راستہ نہ ملا۔ آخر طرکی اولیٰ نے بعد انتظار معاملہ کی تفتیش کی اور جب معاملہ معلوم ہو گیا تو حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں سفارش اور دعا کے لئے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا بارات اپنی بے ادبی کی وجہ سے مخدوم صاحب کلیری کی قید میں ہے وہ بہت منت دزاری کرنے لگے۔ آخر کار آپ نے حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سفارشی خط بارات کے لئے لکھوایا۔ اور اپنے دستخط کر کے دولہن اول کو دیا کہ یہ رقمہ مخدوم صاحب علیہ الرحمۃ کو پہنچا دو۔ مگر ان کے سامنے نہ جانا۔ اور جب وہ اجازت دیدیں تو بارہ بارہ کوں تک باجہ نہ بجانا۔ بلکہ خاموشی سے گذر جانا۔ چنانچہ یہ سفارش نامہ حضرت خواجہ شمس الدین نرگ رحمۃ اللہ علیہ نے موقع سے حضور میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کیا لکھتے ہیں۔ خواجہ صاحب نے مضمون سنایا۔ فرمایا محبوب الہی کی سفارش ہے تو منظور ہے پیالہ سید ہا کر دو۔ ادھر خواجہ صاحب نے پیالہ سید ہا کیا ادھر بارات والے رہا ہو گئے۔ اور اپنی منزل مقصود کو پہنچ گئے۔

منزل

اللہ سے یہ جذب شان جلال صابر
جوش جلال فطرت صبر کز ماہو احب
تھا احتیاط طوفاں اک ترک کا جمل
وہ مجھے خیال حسن ازل میں ہر دم
کلیر کے رہتے والے جو لے فریب اپنے
موجہاں بھی تھے صرف جلال بھی تھے

عالم پہ چھار ہائے ابر کمال صابر
تسکین فینے آیا آخر جمال صابر
در نہ کبھی نہ ترکتا زور جلال صابر
اور ذوالجلال کو تھا ہر خیال صابر
جاد و شکن بنا تھا سحر جلال صابر
وہ جذبہ سلوک کی یہ جذب حال صابر

گور کی پتیوں پر کی اکتفا ہمیشہ
یہ اجتہاد نفسی سہ سہ وصال صابر
مانے دہ منکروں کا آخر اٹل کے تختہ
تھی منکر ان دیں سچک جلال صابر
منظر وہ ہی جہاں میں ہے حاصل الہی
حاصل ہوا ہے جس کو قرب جلال صابر

وصال شریف

حضرت خواجہ شمس الدین نرگ رحمۃ اللہ علیہ کامل میں سال مخدوم صاحب کی خدمت میں حاضر
ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں نے کلیر کا موسم ہمیشہ یکساں دیکھا۔ نہ سردی پڑتی تھی نہ گرمی
ہوتی تھی نہ بارش ہوتی تھی صرف ایک موسم ہمارا ہوتا تھا۔
لیکن آپ نے خواجہ نرگ سے فرمایا کہ اسے شمس سلطان علاؤ الدین خوری قلعہ امیر
پر مصروف جنگ ہو تو وہاں چلے جاؤ۔ اس لئے کہ وہ قلعہ خدا تھا ہے ہاتھ فوج کر گیا۔ اور اٹھائے
قیام امیر میں جب تم کو کوئی کرامت ظاہر ہو تو سمجھ لینا کہ ہمارا انتقال ہو گیا۔
خواجہ شمس الدین نرگ ہلے شیخ تھے۔ آپ کو یہ بات سن کر بہت ملال ہوا مگر حکم شیخ سے
مترانی کی مجال نہ تھی۔ آنکھوں میں آنسو لے ہوئے حضرت ہو گئے۔
امیر ہوئے اور سلطان کی فوج میں ملازمت کر لی۔ قلعہ کسی طرح فتح نہ ہوتا تھا اور
بادشاہ سخت پریشان تھا۔ ایک درویش نے بادشاہ سے کہا کہ تمہاری فوج میں ایک صاحب
خدمت ہے۔ اگر وہ دعا کر گیا تو قلعہ فتح ہو جائیگا۔ پوچھا اسے کس طرح پہچانا جائے اس
باغداد اور درویش نے کہا کہ ایک دن نہایت سخت آندھی آئیگی۔ اور تمام خیموں کے
چراغ بجھ جائیں گے۔ مگر اس کے خیمہ کا چراغ بدستور جلتا رہے گا۔ پہچان لینا کہ
وہ ہی صاحب خدمت ہے۔
غرض کہ ایسا ہی ہوا۔ بڑے زور کی آندھی آئی۔ ہر طرف اندھیرا ہو گیا۔ تمام چراغ

بچھ گئے۔ بادشاہ تلاش میں نکلا۔ دیکھا کہ واقعی ایک خیمہ میں چراغ جل رہا ہے پاس گیا تو تلامذہ قرآن مجید کی آواز آئی۔ ٹھہر گیا۔ جب آواز بند ہوئی تو اندر جا کر قدموں میں ہوا۔ حضرت خواجہ شمس الدین ترک رحمۃ اللہ علیہ اس خیمہ میں موجود تھے بادشاہ نے دعا کی درخواست کی۔ پہلے تو آپ نے عذر کیا اور کہا کہ میں ایسا ہوتا تو تمہاری فوج میں ملازمت کیوں کرتا۔ مگر بادشاہ نے بہت منتیں کیں۔ آخر خواجہ ترک علیہ الرحمۃ نے خدا سے دعا کی کہ جاؤ کل صبح قلعہ فتح ہو جائیگا۔

قلعہ دوسرے دن صبح بحکم الہی فتح ہو گیا۔ آپ کو معاً اپنے پیر مرشد حضرت مخدوم صابر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول یاد آگیا۔ آبدیدہ ہوئے۔ اور فوراً ترک ملازمت کر کے کلیہ شریعت کی طرف روانہ ہو گئے۔

راستہ میں علیم اللہ ابدال خٹے عرض کی مجھے تو صابر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمت میں کاموں کر کے بھیجا ہے۔ فرمایا چلے آؤ۔ غرض کہ دونوں کلیہ شریعت پہنچے جب قیام گاہ نزدیک آئی تو دیکھا کہ حضور کا وصال ہو چکا ہے اور برق جلال بصورت شمشیر نعش مبارک کے چاروں طرف گردش کر رہی ہے۔ جسوقت وہ ملواری آپ پر حملہ آور ہوئی تو آپ نے اپنی آستین آگے کر دی وہ آستین کو قطع کر کے غائب ہو گئی۔ آپ آگے بڑھے دیکھا کہ چند درندے دائرہ کے ہوئے بیٹھے ہیں اور نعش مبارک کی حفاظت کر رہے ہیں۔ آپ کو دیکھا درندے ہٹ گئے آپ نے جسم مطہر کو غسل دیا اور جنازہ تیار کر کے جانا بچھائی۔ ناگاہ ایک بزرگ صابری لباس میں جانب مغرب سے تشریف لائے۔ اور مصلی پر نماز پڑھانے کے لئے کھڑے ہو گئے جب نماز جنازہ سے فراغت پائی اور سلام پھیرا تو آپ نے دیکھا کہ غوث اقطاب ابدال اور ملائک کی ہزاروں صفیں کھڑی ہیں۔ یہ سب اور وہ بزرگ جو امام بنے تھے۔ فوراً غائب ہو گئے۔ غرض کہ مخدوم علیہ الرحمۃ کی نعش

مبارک کو حسب وصیت دوسرے پتھروں کے نیچے دفنادیا گیا آپ کا وصال ۱۳ ربیع الاول ۷۹۹ھ کو بروز چار شنبہ ہوا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر شریف ۹۸ سال کی تھی۔ خدا کی قدرت دیکھئے کہ آپ کے خطاب مخدوم سے آپ کا سن وفات نکلتا ہے۔

قطبہ تاریخ وفات

چو صابر زوہد دیاے دل رخت بست
خبرہ رونق افزا بخلد قدیم
شد از لفظ مخدوم مجلس عیال
دگر کن رقم۔ متقی سلیم
۶۹۰

روضہ مبارک پر باریابی کی اجازت

کلیہ ویران ہو چکا تھا۔ آپ کے وصال کے بعد ویرانی اور بھی بڑھ گئی کس کی مجال تھی کہ ادھر گزر کر سکے اگر کوئی بقصد زیارت جاتا تھا تو فوراً مزار مبارک سے ایک بجلی نمودار ہو کر روک دیتی تھی۔ لوگوں کے نہ آنے اور نہ امداد آپ کی مرقہ مبارک کا نشان بھی دھندلا کر دیا تھا۔ آخر دسویں صدی ہجری میں قطب العالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں جو سلسلہ صابریہ کے ایک مشہور بزرگ تھے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر آپ کے روضہ مبارک تک کسی طرح رسائی ہو جائے تو متقدمین اور مخلوق الہی کو فیض یابی میں آسانی ہو۔ چنانچہ آپ اس خیال کو لے کر کلیہ شریعت کی جانب

روانہ ہو گئے۔ جب مزار مبارک کے قریب پہنچے تو برقی جلال صابری بدستور
بچھی۔ مگر آپ نے ہمت کر کے کہا کہ فقیر تو آپ ہی کے غلاموں کا غلام ہے اور خدا
کے حکم سے یہاں آیا ہے۔ حضور کی زیارت کا بے حد شوق ہے آئندہ حضور کو
اختیار ہے۔ یہ کہا تو بجلی غائب ہو گئی۔

آپ اور آگے بڑھے اب مزار مبارک صرف ایک میل رہ گیا تھا کہ بجلی پھر چمکی
آپ نے پھر وہی الفاظ کہہ رکھے اور وہ پھر غائب ہو گئی۔

جب آپ مزار مبارک کے بالکل قریب پہنچ گئے تو برقی جلال نہایت
ہیبت کے ساتھ پھر چمکی مگر آپ نے پھر انہیں الفاظ میں اپنا تعارف کرایا آخر
وہ بجلی غائب ہو گئی۔ اور ایسی غائب ہوئی کہ پھر بھی نہ چمکی۔

جب قطب عالم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مزار شریف
پر یکسر اشتیاق بنے ہوئے پہنچے تو حضرت مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ کی روح
مقدسہ مجسم ہو کر مزار سے باہر آئی اور قطب عالم کو آغوش میں لیکر فرمایا کہ اے
عبدالقدوس تم محض میرے طریقہ پر ہونے کی وجہ سے یہاں تک آ پہنچے۔ ورنہ
کسی کی مجال نہ ہوتی جو یہاں آتا۔ آپ نے کمال عجز سے عرض کیا کہ حضور تمام
مخلوق امیدوار کرم اور تمنا ہی باریابی ہے۔ ہر شخص آپ کی خواب گاہ فیوض پناہ
سے فیضیاب ہونے کا آرزو مند ہے مگر حضور کی برقی جلال کسی کو یہاں تک
باریاب نہیں ہونے دیتی۔ اگر حضور برقی جلال کو نور جلال سے بدل دیں تو ایک
عالم آپ کے اذکار فیوض و برکات سے مالا مال ہو جائے۔

حضرت مخدوم صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے تمہاری خاطر
سے اپنے جلال کی تیزی کم کر دی۔ اب آئندہ شان جلالی ظہور میں آئے گی۔ سب کو
اجازت ہے جس کا جی چاہے یہاں آئے۔ چنانچہ اسی روز سے آپ کا مزار پُرانا

جاذب مخلوق الٰہی ہو گیا۔ ہزاروں آدمی آئے گئے اور آپ کے مزار مقدس سے فیض
یاب ہونے لگے۔

زائرین و متقین کا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت
تک جاری رہے گا۔

ارض کلید پر ہوا فیضان سلطان جلال	لے نہ تہہ تقدیر چمکا ماہ تابان جلال
پئے پئے میں نظر آتا ہے سامان جلال	قطرہ قطرہ میں جھلکتی ہے بجلی حسن کی
تھی عیاں شان جلالی تھی نہاں شان جلال	ایک ہی پیکر میں تھے دو رنگ و انداز
تیری خوشبو سے جھک اٹھا گلستان جلال	لے گل عرفان حق لے صابر قدسی صفت
ذرا ذرہ اب ہو اُس صحرا کا حیران جلال	چپہ چپہ جس کا تھا ہیبت کے شعلوں سے بھرا
سہہ ہی برقی تپاں جنت بلال جلال	جس سے بارہ کوس تک کلیر کی دنیا بھونکدی
لے بیابان جلالت لے گلستان جلال	الاماں دہ ہستیں وصل علی ابدی طلعتیں
شعلہ جوالہ ہے شمع شبتان جلال	سمت کلیر دیکھنے والے ادب سے دیکھنا
کیسے کیسے اہل دل تھے مرتبان جلال	خواجہ جس الدین ترکی اور شیخ گنگوہی

ساتی کلیر و نگاہ مست ہو سیلاب پر
یہ بھی ہے لب لثتہ جام مستان جلال

حضرت سید مخدوم علاؤ الدین علی احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی سوانحی

الیکٹرک البوالعلائی پریس آگرہ میں ریٹع ہو

شائقین حسب ذیل پتہ پر فرمایش بھیج کر طلب فرمائیں

ایس غفور بخش خواجہ بخش تاجر کتب مالک الیکٹرک البوالعلائی پریس چورہ اندلی منڈی

نبينا كاي حاصل الحق را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 يا انا انما را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 چنانچه در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 همه كمال حق را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 خدا را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 و بعلو قلوب بان هاهم ملوك را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 و بعلو قلوب را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 ملك الله عليه واله و مستعد خبر كبر كمال حق را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 با انا را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 و انا را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 كه در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق
 محال است را در هر يقاوت كاي حق حق بليك در كمال حق

منوہ حاصل شریف ۶۰ ایچی نمبر ۳۰ کا غذنیف مجلد ۱۴
۱۴۸۵

انما الدنيا دار مصلحكم وايها كودرة انذرهم

پیر نزار غرض کا قصہ کہنا اور انور بخت بجا باشد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 يَا بَعْثُوهُ فَرَسَيْنِ لِقَابِ سَيِّدَتِي وَتَقَعَنَّ سَنَانُ
 وَكَوْكَابُهَا عَلَى حَقْلِي وَرَضِي سَمْتُ وَزِيَادَةُ إِكْرَامِ
 بَرَاءَتِي فَيَقْتُلَ مَا مَوْرَدُهَا لَهَا رَحْمَتُ خَلْدًا
 أَكْرَامِي فَكَلِمَةُ سَجْدَتِي مَعْتُ وَمَسْنُونُ أَنْ سَقَطَ
 لِي لَيْسَ أَكَلَفْتُ مَا لَوْ تَشِيدُ وَكَرَاهِي دَرَاهِمُ
 تَأْيِيفُ سَاقِي بَأْسُ دَوَائِي لَكُنْتُ لِنَاصِي
 أَسْمُكَ وَدُرُورُ أَرَانِ حَرَاهُ لَسْتُ وَشَمْلُكَ
 وَجِبَّ بَلَدِي لَنْتُ سَلْتُ فَسَجْدَتِي وَزِيَادَةُ
 كَلَفْتُ دَرَاهِمِي سَاقِي دَرَاهِمِي وَكَرَاهِي لَسْتُ

یس غفور بخشنه و بخشن تاجرت مالک السکر الی العالی فی دین و دنیای

أَنْ تَهْمَنْ بِأَشْمِكِهِ رُفْرٍ

جَنَاحِ بَنِي لُثَيْبٍ مِّنْ أُنْ

مَنْ كَانَتْ رَمِيَانِ خَاكُ

وَحُوتُ بَنِي سَرِيٍّ اَنْ كِه

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

عبدالغنی عباسی اردو کے خوش فہم سفری

۴۰۰

[illegible]

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جڑی کو کش کے بعد یہ نادر قیمت سورہ صفیہ کی
 نادر پڑا تھی کہ کھوت کیسے چاہا اور یہ سید عالم رضی
 عنہ کی کھوت ختم ہو چکی ہیں اس پر علاؤ الدین
 سورہ کو حبل مضامین اور اضافہ کیے گئے ہیں۔
 (۱) اسماء الحنفیہ موصوفات و فوائد

الف) اسناد دوره العینین (ب) اسناد دوره فتح
ج) اسناد دوره اوج طغیان

(۴) دس قسم کی پانچ دغائیں رافعہ حاجات و
علی الشکرات

بلکہ وہ کسی فراموش آقا کی ہے صرف اس شخص سے نہ
نہ عموماً مقدس سے تمام لوگ غافلہ اٹھا سکیں
صرف آئینہ آں (۱۸)

۱۔ اچھے اور بُرے دوستوں سے دور رہو۔

[illegible]

۱۰۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

مجموعه خطب مجید	۱۶	ترجمه انیسرا غفیلین	۱۶	تاریخ حبیبیله	۱۲	ترجمه مجموعه فتوحات نبوی	۱۲
مجموعه خطب ترجمه کرم	۱۷	ترجمه اردو نزهت	۱۷	سمرقانیچین	۱۳	فتوح انعام فی فتح مصر	۱۳
خطبہ جلیکٹ	۱۸	انجیل کمال	۱۸	تاریخ مدینه منوره	۱۴	ترجمه سیر الاقطاب	۱۸
خطبہ مائتہ	۱۹	بحر الاسرار مترجم	۱۹	تاریخ مکہ معظمه	۱۵	گلہ سترہ کریمت	۱۹
خطبہ مائتہ مترجم	۲۰	مفید الواعظین	۲۰	کتاب سیر و تواریخ اردو			
مجموعه خطب خود	۲۱	دعای سکا سکا دانی	۲۱	مناجی لبنیة اردو	۲۱	تاریخ اسپین	۲۱
مجموعه خطب	۲۲	کتاب	۲۲	ترجمه تاریخ فرشتہ	۲۲	دعایات ہند	۲۲
قرۃ العظمین ترجمہ اردو	۲۳	تنبیہ الغافلین	۲۳	تاریخ بیت المقدس	۲۳	مجادلات فاروقیہ	۲۳
درۃ الفاضلین	۲۴	توشہ عقلمندی	۲۴	حقائق الموجدات	۲۴	فردوس سید	۲۴
تذکرۃ ابوالعظمین	۲۵	انجیل لابرار عربی	۲۵	عجائب القصص کمال	۲۵	شہداء فردوسی	۲۵
کتاب خلاق فارسی ہنر				تذکرۃ الکرام	۲۶	جنگلہ نعمت علی	۲۶
گلستان جلی قلم	۲۶	بوستان جلی قلم	۲۶	حیات زیب النساء	۲۷	دقائق غلام علی	۲۷
گلستان جلی قلم ہندو	۲۷	بوستان جلی قلم ہندو	۲۷	آئینہ تاریخ	۲۸	تذکرۃ الاولیاء اردو	۲۸
گلستان جلی قلم	۲۸	اخلاق جلی قلم	۲۸	کتاب لغات عربی فارسی			
گلستان جلی قلم اردو	۲۹	اخلاق نامہ عربی	۲۹	صرح معراج	۲۹	انصاف فردوسی	۲۹
گلستان خود و فارسی	۳۰	مجموعہ صد پند و ہند	۳۰	مجمع البحار	۳۰	برہان قاطع	۳۰
بوستان جلی قلم	۳۱	اخلاق سنسی	۳۱	قاموس	۳۱	لطائف اللغات	۳۱
کتاب اخلاق اردو				مصطلحات الشعراء	۳۲	کشف اللغات	۳۲
ترجمہ غنیۃ الطالبین	۳۲	نعمات مشرقی	۳۲	غیاث اللغات	۳۳	لغات المبتدی	۳۳
جامع الاخلاق	۳۳	مفہوم شیخ و مفسر	۳۳	ہفت تسلیم	۳۴	الفاظ عربی	۳۴
آب حیات	۳۴	ڈیوٹی	۳۴	نقائس اللغات	۳۵	البحر عناصر	۳۵
کتاب تاریخ اسلامیہ اردو				کتاب لغات اردو			
تفصیل الانبیاء کلام	۳۵	تفصیل الانبیاء خود	۳۵	جامع اللغات	۳۶	نقائس اللغات	۳۶
یہ ہیں کاتبین: ایس غفور بخش خواجہ بخش تاجر کتب لک الیٹرک ابو العالی پسرین جہانگیر							

کرم اللغات	۱۰	لغات کشوری	۱۰	جلد چہارم	۱۰	قرابادین حسانی	۱۰
امان اللغات	۱۱	زبدۃ اللغات	۱۱	جلد پنجم	۱۱	قرابادین نجم الغنی	۱۱
کتاب لغت مفردات طب اردو				ترجمہ علاج الامراض	۱۲	فرستادہ مع علی الخلیل	۱۲
مخزن المفردات	۱۲	ترجمہ مخزن الادویہ	۱۲	مجموعات اکبری	۱۳	کیما غاصری ترجمہ لکھنؤ	۱۳
بستان مسررات	۱۳	کامل دو جلد	۱۳	طب جنوی	۱۴	قادی	۱۴
کتاب علم طب فارسی				مکرمات حسانی	۱۵	ترجمہ اسکیت	۱۵
اکبر اعظم چار جلد	۱۶	رسالہ ماہرین کیمیا	۱۶	رسالہ قارودہ	۱۶	معالجات حسانی	۱۶
قرابادین کبیر	۱۷	معائن الشفا کاندہ	۱۷	ترجمہ ذخیرہ خوارزم	۱۷	علاج حسانی	۱۷
طب اکبر معشی	۱۸	ترتیل مسموم	۱۸	شاهی	۱۸	مقدمات حسانی	۱۸
مفرح القلوب	۱۹	کفایہ منصوری	۱۹	امیرت ساگر	۱۹	اکبر القلوب مجید مفرح	۱۹
مجموعات رضائی	۲۰	زاد و غریب	۲۰	مجموعہ میزان الطب اردو	۲۰	القلوب	۲۰
مجموعہ میرزا طب	۲۱	قرابادین قادی	۲۱	اکبر الامراض	۲۱	قرابادین شغائی	۲۱
مطب علمی خان	۲۲	تہذیب علاج	۲۲	مجموعات بشیر	۲۲	لب القافی	۲۲
طب یوسفی	۲۳	دستور العلاج	۲۳	ترجمہ کفایہ منصوری	۲۳	تشریح الاجسام	۲۳
علاج الامراض	۲۴	شرح رباعیات طبیبی	۲۴	اردو ترجمہ نفسی	۲۴	طب سکندری	۲۴
مجموعات اکبری	۲۵	قرابادین ذکائی	۲۵	ترکیب العلاج	۲۵	ترجمہ موجو	۲۵
کتاب طب اردو				کتاب علم صرف زبان فارسی			
رسالہ المیزان	۲۶	علاج الفزیا	۲۶	میزان الصرف	۲۶	دستور المبتدی	۲۶
شفا الامراض	۲۷	ترجمہ قانون شیخ الرضا	۲۷	شرح میزان الصرف	۲۷	فصول اکبری	۲۷
مفید الاجسام	۲۸	جلد اول	۲۸	فنی گنج دزدہ معشی	۲۸	شرح فصول اکبری	۲۸
طب حسانی	۲۹	جلد دوم	۲۹	جامع تعلیمات	۲۹	ذکا و اصول	۲۹
قرابادین اعظم	۳۰	جلد سوم	۳۰	صفت میر	۳۰	عائیدہ شرح شافید	۳۰
یہ ہیں کاتبین: ایس غفور بخش خواجہ بخش تاجر کتب لک الیٹرک ابو العالی پسرین جہانگیر				شرح سلالہ	۳۱	جواہر منظوم	۳۱

کلیات خاقانی کامل	کلیات نغمه فارابی	دا سوت فلق	مبارستان سخن	۶
کلیات صاحب	دیوان رسوا	کتاب تاج شاهان و ابجکان فارسی		
دیوان خضر بن لاری	دیوان غنی			
دیوان ناصر علی	دیوان بلالی	اگر نامه فارسی	دقایق لغت خان	۸
دیوان نیاز	کلیات میثقی	شاهنامه فردوسی	آیین آفری	۷
کلیات سودا	دیوان ضامن	دو جلد چهره	ترک جابگیری	۶
دیوان حسن دلی	کلیات ظفر	کتاب تاج شاهان و ابجکان اردو		
کلیات مومن	دیوان ناسخ			
کلیات آتش	کلیات امیرالسلیم	ترجمه تاج فرشته	تاج خاوری	۷
کلیات سودا	کلیات انشاد افغان	ترجمه لسان فرین	سواد خوری	۷
کلیات نغمه آفریدی	گلزار درخ	سواد خوری	شاهنامه اردو	۱۰
دیوان زده	دیوان غالب	کتاب قصص نظم یعنی شبنام فارسی اردو		
دیوان فزون	دیوان نیاز			
دیوان امین و سوم	دیوان عاشق	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۶
مرقا الغیب	دیوان ضامن	شرح سکندرنامه	فردوسی	۷
دیوان لطیف	صحنه عشق دیوان	شرح زین العابدین	شبنامیوسف زنجاری	۱۳
گلزار است	امیر سنایی	یوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۵
دیوان اکبر کلان	دیوان فاجده وزیر	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۲
قانون دراک	ترانه شیرین	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۵
گلزار درخ	نغمه شیرین	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۳
فریاد درخ	خجسته قالی	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۲
آفتاب درخ	دفتر قالی	کتاب قصص اردو		
جمع الاشعار	کلمه قالی			
چمن بنظیر	مختار قالی	قصه حاتم طائی	قصه حاتم طائی	۱۲
دا سوت است	مختار قالی	قصه شاه نامه	قصه شاه نامه	۱۲

این کتابهاست که در این کتابخانه موجود است و اگر کسی بخواهد این کتابها را ببیند یا بکشد باید به این کتابخانه مراجعه کند

کلیات خاقانی کامل	کلیات نغمه فارابی	دا سوت فلق	مبارستان سخن	۶
کلیات صاحب	دیوان رسوا	کتاب تاج شاهان و ابجکان فارسی		
دیوان خضر بن لاری	دیوان غنی			
دیوان ناصر علی	دیوان بلالی	اگر نامه فارسی	دقایق لغت خان	۸
دیوان نیاز	کلیات میثقی	شاهنامه فردوسی	آیین آفری	۷
کلیات سودا	دیوان ضامن	دو جلد چهره	ترک جابگیری	۶
دیوان حسن دلی	کلیات ظفر	کتاب تاج شاهان و ابجکان اردو		
کلیات مومن	دیوان ناسخ			
کلیات آتش	کلیات امیرالسلیم	ترجمه تاج فرشته	تاج خاوری	۷
کلیات سودا	کلیات انشاد افغان	ترجمه لسان فرین	سواد خوری	۷
کلیات نغمه آفریدی	گلزار درخ	سواد خوری	شاهنامه اردو	۱۰
دیوان زده	دیوان غالب	کتاب قصص نظم یعنی شبنام فارسی اردو		
دیوان فزون	دیوان نیاز			
دیوان امین و سوم	دیوان عاشق	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۶
مرقا الغیب	دیوان ضامن	شرح سکندرنامه	فردوسی	۷
دیوان لطیف	صحنه عشق دیوان	شرح زین العابدین	شبنامیوسف زنجاری	۱۳
گلزار است	امیر سنایی	یوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۵
دیوان اکبر کلان	دیوان فاجده وزیر	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۲
قانون دراک	ترانه شیرین	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۵
گلزار درخ	نغمه شیرین	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۳
فریاد درخ	خجسته قالی	شبنامیوسف زنجاری	شبنامیوسف زنجاری	۱۲
آفتاب درخ	دفتر قالی	کتاب قصص اردو		
جمع الاشعار	کلمه قالی			
چمن بنظیر	مختار قالی	قصه حاتم طائی	قصه حاتم طائی	۱۲
دا سوت است	مختار قالی	قصه شاه نامه	قصه شاه نامه	۱۲

این کتابهاست که در این کتابخانه موجود است و اگر کسی بخواهد این کتابها را ببیند یا بکشد باید به این کتابخانه مراجعه کند

۳۰	پیریم کی تلاش	۳	قرض	۱۰	اسرار در بار چرامیو	۱۰	مدالہ النساکی مصیبت	۳۰
۲۹	بلورین آنکھیں	۶	رشوت	۱۲	حسن کا ڈاکو	۱۰	خونخاک محبت	۳۰
۲۸	سیرا بٹا ب	۲۲	ماں باپ کا استاد	۱۰	دلچسپ حصہ اول	۶	دلکش	۳۰
۲۷	شادی خانہ آبادی	۱۰	لوگری اداوس کا قرض	۱۰	حصہ دوم	۱۸	غیب دان دولہا	۳۰
۲۶	غصہ خیزی	۱۰	مقدمہ بازی	۱۰	ڈاکو کی دولہا	۱۸	۳۰
۲۵	تقصیب	۱۰	صحبت	۱۲	کیتب تواریخ قابل دید			
۲۴	غنیہ معرفت	۱۰	لکھ سہ ستر	۱۰				
۲۳	علاج الطاعون	۲۲	قیود زات	۱۰				
۲۲	سائل حصہ نو شعی	۱۰	لمرہ یا صحنی خار	۱۰				
۲۱	لاہر ستر	۱۰	کوہین نامہ	۱۰	تاریخ بغداد	۱۰	جہرہ صلیبیہ	۱۰
۲۰	چاندی نامہ	۱۰	۱۰	خاتم المرسلین	۱۰	تاریخ خلافت	۱۰
۱۹	تاریخ تصنیفات مولانا ابوالحکیم ضیاء شریعہ لکھنوی				تاریخ سندھ و بلوچ	۱۰	مصلحہ علی اسلام	۱۰
۱۸					جلد دوم	۱۰	عرب قبلہ اسلام	۱۰
۱۷					عصر قدیم	۱۰	مسیحیت	۱۰
۱۶					تاریخ یہود	۱۰	۱۰
سوانح عمریاں				۱۰	ابو کبر شہابی	۱۰	افسانہ قیس	۳۰
				۱۰	حسینہ بغدادی	۱۰	حسن بن صالح	۱۰
				۱۰	خواجه حسین الدین	۱۰	لکھ زوہیہ	۳۰
				۱۰	سکینہ بنت حسین	۱۰	شیرین ملکہ عجم	۳۰
۱۵	الفانوس	۱۲	ایام عرب	۱۰	صد پادول	۱۰	مجزرات	۱۰
۱۴	بابک خرمی	۱۰	جوانی حق	۱۰	دلاوت سرور عالم	۱۰	سیوا ابنی حلال دوم	۱۰
۱۳	حسن اخیلینا	۱۲	فلپانا	۱۰	شخص التواضع حصہ	۱۰	سوانح آنحضرت محمد	۱۰
۱۲	زوال بغداد	۱۰	شوقین ملکہ	۱۰	اول	۱۰	صلحہ مولانا بیات	۱۰
۱۱	عزیزہ مصر	۱۰	رودۃ الکبریٰ	۱۰	بشریت التواضع حصہ	۱۰	۱۰
۱۰	فتح اندلس	۱۰	فلورافورڈا	۱۰	۱۰	۱۰
۹	قرودہ سیرین	۱۰	قیس دہلی	۱۰	۱۰	۱۰
۸	عبت چین	۱۰	مفتوح فلج	۱۰	۱۰	۱۰
۷	مقدس نازنین	۱۰	ملکہ عزیزہ جہا	۱۰	۱۰	۱۰
۶	منصور مہنا	۱۲	ماہ ملک	۱۰	۱۰	۱۰
۵	یوسف بخت	۱۰	طاہرہ	۱۰	۱۰	۱۰

ہندوستان کے مشہور مصنفین کی مقبول عام تصنیفات

۳۰	تصنیفات شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی	۳۰	شیعہ دشمنان	۳۰	تقصیر و ردود	۳۰	۳۰
۲۹	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۸	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۷	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۶	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۵	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۴	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۳	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۲	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۱	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۹	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۸	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۷	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۶	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۵	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۴	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۳	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۲	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۱	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۹	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۸	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۷	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۶	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۵	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۴	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۲	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۱	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰

کلمات نظم فارسی عربی	۱	دیوان عالی مرقع	۱	قصیدہ فیض	۱	پیغام عالی	۱
حیات سعدی	۱	چراغ ابرار عالی	۱	رباعیات عالی	۱۸	شکوہ ہند	۱۸
یا و کاغذ غالب	۱	مجموعہ نظم عالی	۱	مناجات بیہ	۳	شعری عقود اولاد	۵
حیات جاوید	۱	مسدس عالی	۱	قطعات عالی	۱۰	تختہ الانعام	۶
چپ کی داد	۱	درد دل	۱	مشاعرہ رحمہ النساء	۱	شعری تصنیف انعام	۱
پہوت اور ایک کاغذ	۱	مسدس ننگ خدمت	۱	شعری جب و دن	۲	اموال اخلاق اسلام	۲

مرودیت کی سند و مقبول عام کتابیں قابل دید

تختہ برجی شریف	۱	مولود عزیز بزمی	۱	گلزار نغمی کامل	۱۲	نعت حمد	۲
مجلسہ سہ خطہ کامل	۱	سبح کوثر یعنی تختہ بستی	۱	اللہ دالوں کی تحفہ	۱۲	دیوان کیت	۱۲
دیوان امیر	۱	بارغ خیال اکبر	۱	جگر پارہ یعنی دیوان بیہ	۱۲	مولود شریف غلام نام	۱۲
مولود سعدی	۱	مولود سعیدی	۱	مولود سوز و گمیزی	۱۲	مولود شریف جدید	۱۲
پھولوں کا مہار	۱	پھولوں کا گجر کامل	۱	علاقہ قائم المینیٹین	۱۲	حافظہ الاسلام	۱۲
دیوان لطف	۱	نعت مصطفیٰ	۱	بہار دلالت	۲	میلاد مصطفیٰ	۲
مولود شریف و عطا	۱	تختہ اختیار	۱	مولود دلپسند	۱۲	میلاد محمدی انوار علی	۱۲
میلاد و مجیدی	۱	مجموعہ معجزات	۱	سرور انبیا	۱	قصائد نعتیہ	۱۲
میلاد و حمد	۱	مولود بہار	۱	مولود بہار	۱	عروس حیات	۱۲
خدا کی رحمت	۱	مرقع نعت	۱	مولود عزیز بزمی	۱۲	مکملہ دست معراج	۱۲
شکوہ نعت	۱	کربانہ مجرب سبحانی	۱	میلاد رسول	۱	بہار فردوس	۱۲
مولود بہار و صلہ	۱	فضائل درود و سلام	۱	آئینہ نعت	۱۲	راحت القلوب	۱۲
دافع الامداد	۱	رحمت الرحیم	۱	قندیل عرش	۱۲	نعت احمد	۱۲
انتخاب عرشی	۱	نیر عرش	۱	شعری نغمی	۱۲	خدا کی رحمت	۱۲
	۱	مولود دلپسند حصہ دوم	۱	سبستان رحمت	۱۲	سرور سید جبرائیل	۱۲

یہ کتابیں بیگانہ کا پتہ ایس غفور بخش خواجہ شہزادہ ملک الملک لوالہ العالیہ اہل علم و فضلہ کی کتابیں

گلزار نعت	۱	نعت ہی نعت حصہ اول	۱	نجم انصیا حصہ اول	۱	مقبول سعدی بزمی	۱
مجموعہ نسیم حیات	۱	حصہ دوم	۱	انوار محمدی مع نعت	۱	تعلیم الدین	۱
نزول رحمت	۱	حصہ سوم	۱	کسب الانبیا	۱	فردغ ایمان	۱
گلشن نعت	۱	حصہ چہارم	۱	ترجمہ نصیب العتاب	۱	رادہ فردوس	۱
مولود کی ہوم ہوم نام	۱	بارغ رسول	۱	مولود دلپسند حصہ اول	۱	تنبیہ ایمینین	۱
ناصر العاشقین	۱	صبح ازل شام	۱	مولود کمال البصر	۱	بخارہ نامہ	۱

کتاب نعت بی قابل دید

تصنیف امیر الانامیکہ و انبیا میر طحی	۱	فدیہ عظیم فدیتہ	۱	روایت بسم اللہ	۱
دیوان بارغ عظام اکبر	۱	روایت بلال حصہ	۱	جنت کا پھول	۱
گلزار اکبر	۱	قصہ فرعون	۱	جنت کی بلی	۱

حالات شہادت کی سند و قابل دید کتابیں و تراجم

عناصر الشہداء و تین	۱	رزم الشہداء و تین	۱	اظہار الشہداء و تین	۱	ذکر الشہداء و تین	۱
احوال شہداء و تین یعنی	۱	سوانح نامہ حسن	۱	سچا شہادت نامہ	۱	سچا حال شہادت کا	۱
علا حنین	۱	سوانح نامہ حسن	۱	جنگ ونگبار	۱	شہادت نامہ کلان	۱
تقریر الشہداء و تین	۱	جنگ علی	۱	جنگ بدر	۱	مکملہ خلافت	۱
تتبع الشہداء و تین	۱	جنگ علی بیہ لالم	۱	جنگ خیبر	۱	جبار یا کا فکا	۱
شہادت نامہ مع نعت	۱	جنگ زین العابدین	۱	اسلام کھٹ	۱	اسلام کا چھٹا	۱
شہادت نامہ خود	۱	جنگ نامہ محمد بن حنفیہ	۱	نام شہیدان	۱	اسلام کا دودھ	۱
شہادت نامہ آل نبی	۱	جنگ کریم	۱	درج صحابہ	۱	دہ مجلس	۱
روایات انعام	۱	تذکرہ الشہداء	۱	حقائق العوام	۱	چل چلین دایہ نام	۱

یہ کتابیں بیگانہ کا پتہ ایس غفور بخش خواجہ شہزادہ ملک الملک لوالہ العالیہ اہل علم و فضلہ کی کتابیں

کتاب لغت پیرقایل و تہ

حالات شہادت کی مستند و قابل دید کتابیں و مضامین وغیرہ

این کتب به پند ایر غفور مجتهد خواجه شمس تاجرتابک الیکیرک ابو العالی السیر جوم الشانک

یفت برکات کے پرنے کے قابل حاصل خلائی کتابیں

گرامفون، ریکارڈس کی مشہور صنعتِ قباہت یہ کہتا ہیں

تھا یہ غزلیات کے بہت بڑے گلدستے قابل دید

یہاں پہنچنے کا بہت عرصہ غم و رنج تھا۔ اچھا تو کرب و تکلیف کے بعد اعلیٰ درجے کی امنی و آسائش تھی۔